صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 02 اپریل 2019ء بمطابق 25 رجب 1440 ہجری بوقت دو بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

فَأَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّینِ حَنِیفًاۚ فِطۡرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِی فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَیۡهَاۚ لَا تَبۡدِیلَ لِخَلۡقِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّینُ ٱلۡقَیِّمُ وَلَـٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا یَعۡلَمُونَ O مُنِیبِینَ إِلَیۡهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِیمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِینَ O مِنَ ٱلَّذِینَ فَرَّقُوا۟ دِینَهُمۡ وَكَانُوا۟ شِیَعًاۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُونَ۔

(ترجمہ): تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (مومنو) اُسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا۔ (اور نہ) اُن لوگوں میں (ہونا) جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور (خود) فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے۔ وآخرُ الدعوانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Leave applications:

ملک شوکت علی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب محمد عبدالسلام صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب لیاقت علی خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فیصل زیب صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ حاجی انور حیات خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب محمد نعیم صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ مولانا لطف الرحمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ مفتی عبیدالرحمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House the leave may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

آئٹم نمبر 5، کال اٹنشن نوٹس، مسٹر خوشدل خان، ایم پی اے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع پشاور میں رنگ روڈ جمیل چوک تا ارمڑ پایاں روڈ بنایا گیا ہے لیکن بعض جگہوں پر خاص کر پشاور ماڈل سکول، پشاور ماڈل کالج، غز چوک، زندی کیمپ، ارباب بنگلہ، چلے کورونہ، ارمڑ میانہ، کندے سٹاف، نیز چیئر مین سٹاپ ارمڑ میانہ کے مقامات پر سڑک کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہے جو محکمہ کی نااہلی ہے، لہذا میں صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کو جلد از جلد مکمل کرے اور اس میں تاخیر کرنے والے اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ عوام میں پائی جانے والی بے چینی کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر، یہ تقریباً چار سال سے یہ منصوبہ چلا آرہا ہے اور اس پہ تقریباً پی کے۔70 اور پی کے 71 اور 69 کے تمام جتنے موضعات ہیں، جتنے ویلیجز ہیں، ان پر یہ ان کا Main transportation اور Communication کا روڈ ہے لیکن چار سال میں یہ کبھی ٹکڑوں میں، Piece wise، یہ بنایا جاتا ہے۔

وہاں ایک پل ہے جو ابھی تک کمپلیٹ نہیں ہوا ہے، لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف اور مشکلات ہیں ٹرانسپورٹیشن میں بھی تکلیف ہے تو منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں، وہ بتادیں کہ یہ کیا معاملہ ہے، کیا معاملہ نہیں ہے؟ مطلب ہے فنڈ نہیں، کیا وجہ ہے؟ تاکہ ہم لوگوں سے پھر بات کر لیں، ان سے بات کر لیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Works and Services.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرے معزز بھائی نے یہ جو ایشو اٹھایا ہے، یہ واقعی بہت Important road ہے، بہت بڑے علاقے کو یہ آپس میں ملاتا ہے جناب سپیکر! بیسک جو پرابلم ہے وہ فنڈنگ کا ہے اور اس چیز کی میں ان کو یقین دہانی دلاتا ہوں کہ اس روڈ کو ہم نے Priority پہ رکھا ہوا ہے، جیسے ہی سپلیمنٹری گرانٹ یا جو بھی، ہمیں ریلیز ہو گی، اس میں ہم اس کے لئے فنڈنگ بھی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، جو اس سال کی بھی 80 ملین کی اس کی ایلوکیشن تھی اس میں سے Forty million ریلیز ہوئی ہے اور باقی Forty million جناب سپیکر، اے ڈی پی میں Reflect ہوئی ہے لیکن کسی Clerical mistake کی وجہ سے بجٹ پیپر میں Reflect نہیں ہو سکی، وہ ہم نے فنانس کے ساتھ Takeup کیا ہوا ہے، فنانس منسٹر کیونکہ ان کا بھی تعلق ہے اس علاقے سے، انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ چند دنوں میں ان شاء اللہ وہ مسئلہ کلیئر کر کے 40 ملین ہمیں ریلیز کر دیں گے۔ اس کے علاوہ سپلیمنٹری گرانٹ بھی دیں گے اور پشاور ماڈل سکول کے سامنے جناب سپیکر، بالکل درست انہوں نے فرمایا ہے، وہاں ایک برتج ہے جس کی Widening کرنی ہے اور جب Widening ہم نے شروع کی تو کچھ لوگ آ گئے کہ جی یہ زمین سرکار کی نہیں ہے ہماری ہے، وہ Litigation میں چلے گئے، خیر ان کے ساتھ ابھی معاملات طے ہو گئے ہیں، سیکشن فور اور تقریباً سیکشن 17 ہو گیا ہے، بالکل ایوارڈ کی سٹیج پہ ہے۔ جناب سپیکر، ہماری کوشش ہے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ اس روڈ کو کسی نہ کسی طریقے سے ہم جون تک ہماری پوری کوشش ہو گی اس کو مکمل کریں، یہ بہت Important road ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر ایکسیئن صاحب کو یا جو بھی ان کی Executing agency وہ On board کر لے مجھے، میرے ساتھ بیٹھ جائیں، کہاں پر کمی ہے تو میں بھی ان کے ساتھ Help کروں گا، یہ ایک جو پل کا وہ بتا رہے ہیں، یہ دوسرا پل ہے جو اس

میں Disputed نہیں Undisputed ہے، وہ جو آپ جس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں وہ Disputed ہے لیکن وہ Dispute ہم حل کر سکتے ہیں جرگے کے ذریعے لیکن کم از کم آپ اپنی اتھارٹیز کو مطلب ہے Immediate officers ان سے بات کر لیں کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ایک تو ہم ان کو یہ بتادیں کہ اس میں کتنی ایلو کیشن ہوئی ہے، کتنی ایلو کیشن، Outstanding amount کتنی ہے؟ تو ہم بھی، فنانس منسٹر سے رابطہ کریں کہ وہ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں تو ہم بہت سے مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب۔

<u>وزیر مواصلات و تعمیرات</u>: جی بالکل درست کہہ رہے ہیں جی، میں ایکسیئن کو اور Specially Superintendent Engineer کو جو پشاور کا ہے، ان کو ڈائریکٹ کروں گا کہ خوشدل خان کے ساتھ بیٹھ کر تمام ان کو پکچر سے آگاہ کریں۔ جو دوسرے یہ Box type culvert کی ایک بات کر رہے ہیں، اس پہ جناب سپیکر، فنڈز کی وجہ سے پرابلمز ہیں، 100 million liability scheme کے اوپر، تو پوری کوشش ہے، وہ ان شاء اللہ آپ سے مل لیں گے جی، ڈیٹیل میں ان شاء اللہ ہم دونوں مل کے کام کریں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Akbar Ayub Sahib, Call attention Notice No. 266, Mr. Zafar Azam, MPA, please move.

<u>جناب ظفر اعظم</u>: مہربانی سپیکر صاحب۔ میں وزیر محکمہ آبپاشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع کرک میں لتمبر کے مقام پر بنایا گیا سمال ڈیم ناقص میٹریل استعمال کرنے کی وجہ سے ڈیم میں کریکس پڑ گئے ہیں اور جگہ جگہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جو کسی بھی وقت بڑے حادثے کا، سبب بن سکتا ہے جس سے علاقے کے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا میرا اس معزز ایوان کی وساطت سے حکومت سے التماس ہے کہ اس کا فوری سدباب کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ کال اٹنشن میں نے اندازاً مجھے یاد تو پورا نہیں لیکن دوسرا اجلاس جو ہمارا ہو رہا تھا اس وقت کیا تھا۔ اس وقت سے یہ ڈیم جو ہے ہمارے ڈی آئی خان، بنوں، کرک کے جتنے بھی ایم پی ایز اس راستے پہ جاتے ہیں لتمبر تو کراس کرتے ہیں، یہی واحد روڈ ہے، بنوں کو ہاٹ روڈ اس کو کہتے ہیں، وہ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ وہاں پر اس ڈیم سے تقریباً اب پہلے جب میں یہ کال اٹنشن داخل کر رہا تھا تو اس وقت یہ پانی دو انچ اور تین انچ خارج ہو رہا تھا، ابھی آٹھ انچ سے زیادہ پانی اس سے اخراج ہو رہا ہے جس کی وجہ سے عوام بڑے پریشان ہیں اور جگہ جگہ اس کو توڑ کر پھر بناتے ہیں، یہ محکمہ سمال ڈیم والے اور ٹھیکیدار

لیکن اس کا کوئی پانی کو وہ روک نہیں سکتے، لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ اس اہم مسئلے کو جناب اس کو کمیٹی کے حوالے کر کے وہ خود ملاحظہ کرے جی کہ اس کا حل ہے جی پھر۔

Mr. Speaker: Minister, respond please. Ji, Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! میں سپیکر صاحب، آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: انہوں نے ڈیم کی بات کی ہے تو میں بھی ایک سال ڈیم کی بات کروں گا کہ اسمبلی گیٹ کے سامنے ایک گٹر لیک ہے اور وہاں پہ لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے، مشکل ہے، محال ہے اور اس سے پہلے محترمہ یاسمین صاحبہ نے ایک کال اٹنشن نوٹس بھی لایا تھا، توجہ دلاؤ نوٹس لیکن منسٹر صاحب کی یقین دہانی کے باوجود اس کے اوپر عمل درآمد نہیں ہو سکا، تو میں توقع رکھتا ہوں کہ فوری طور پر آپ اس ڈیم کو جو اسمبلی کے باہر، اگر یہ پوزیشن ہے تو پھر سپیکر صاحب باقی صوبے کے اندر کیا ہو گا؟ یہ اس تبدیلی کو پھر مہربانی کر کے ختم کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ پی ڈی اے کے اندر ہے یا لوکل باڈیز کے اندر؟

سردار اورنگزیب: یہ سر، اسمبلی کے باہر جو ہے گٹر بند ہونے کی وجہ سے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، یہ کس کے انڈر آتا ہے، پی ڈی اے؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ کنٹونمنٹ بورڈ کے ساتھ ہے یہ ایریا، لیکن شہرام خان اس دن موجود تھے جب یہ ایشو اٹھایا گیا تھا تو اس کے بارے میں انہوں نے بھی کہا تھا کہ میں بات کروں گا لیکن بہر حال سر، یہ ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کے اندر لیکن We will talk to the cantonment board ان شاء اللہ آج مجھے آپ ٹائم دے دیں، کل میں آپ کو بتا دوں گا جی۔

جناب عنایت اللہ: یہ سڑک کی مرمت پی ڈی اے کے پاس ہے۔

وزیر قانون: دیکھ لیں گے اس طرح کی لیکن-----

جناب عنایت اللہ: اس پورے ایریا کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول تو اس پورے ایریا کا فردوس تک اور جہاں جو ہمارا چوک یادگار وغیرہ، یہ پورا ایریا قصہ خوانی تک یہ جو ایریا ہے، یہ ڈبگری یہ کنٹونمنٹ بورڈ ایڈمنسٹریٹو کنٹرول کنٹونمنٹ بورڈ کا ہے لیکن یہ جو روڈ ہے اس کی Maintenance جو ہے وہ پی ڈی اے کے ساتھ ہے۔

وزیر قانون: سر، کل تک، میں جو بھی ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہے کہ یہ پہلے بھی پوائنٹ آؤٹ ہوا تھا، اس پہ ایشورنس دی گئی تھی، اسی ہاؤس میں اس کے اوپر جو بھی آج اور صبح آپ ورکنگ کر سکتے ہیں کریں، کل تو نہیں اب Friday کو ہی ہو گا اور Make sure کہ یہ بنے، جس کا بھی ہے، کنٹونمنٹ کا ہے یا پی ڈی اے کا وہ اس کو ٹھیک کرے اور اگر انہوں نے پھر کوتاہی کی تو ہم ان کو یہاں بلا لیں گے۔

وزیر قانون: سر، یہ کام ہم نے کروانا ہے جس طرح بھی ہے اور Friday کو میں نے رپورٹ کرنی ہے سر۔

Mr. Speaker: Okay, thank you.

وزیر قانون: اب سر، یہ Main جو کال اٹنشن نوٹس تھا ظفر اعظم صاحب کا، اس کے بارے میں میں وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں، جو سر یہ ضلع کرک میں لتمبر ڈیم ہے تو یہ سر، لتمبر کے مقام پہ بن رہا ہے ڈیم، اور اس کی سر باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے، کنسلٹنٹس بھی اس کی سائٹ پہ موجود ہوتے ہیں اور جو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس کا جو سٹاف ہوتا ہے تو وہ Jointly اس کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔ سر، دوسری بات یہ ہے کہ محکمے نے جو وہاں سے انفارمیشن لی ہے یا ان کے پاس جو انفارمیشن ہے جو میں اسمبلی میں Present کر رہا ہوں تو اس کے مطابق تو کوئی جو Sub-standard material ہے وہ استعمال نہیں ہو رہا ہے سائٹ کے اوپر یا اس کی کنسٹرکشن میں۔ دوسرا سر، یہ ہے کہ ایسا کوئی ٹوٹ پھوٹ کا وہ بھی نہیں ہے، مسئلہ بھی نہیں ہے، جو بات ظفر اعظم صاحب کہہ رہے ہیں لیکن وہ مسئلہ جو Seepage کا ہے، جہاں سے پانی نکل رہا ہے تو سر، وہ ڈیم کی جو Constructed structures ہیں اس کی طرف سے نہیں نکل رہا ہے یہ ایک Left abutment جو ہے اس ڈیم کی تو اس میں سر Natural fractures ہیں، وہ Natural fractures ہیں اور یہ ڈیم کی Left abutment پہ ہیں نہ کہ جو ڈیم تعمیر ہو رہا ہے، جو سٹرکچر ہے، اس میں یہ Seepage نہیں ہے اور اس کے لئے بالکل محکمہ اور حکومت اس کے بارے میں آگاہ بھی ہے، Aware بھی ہے اور اس کے اوپر ابھی ایک ماہر جیالوجسٹ ہے، اس کے ذریعے اس کی ٹریٹمنٹ ہو رہی ہے، وہ انڈر پراسیس ہے لیکن چونکہ ظفر اعظم صاحب اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، وہاں کے لوگوں نے ان کو ووٹ دیا ہوا ہے، میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ سے زیادہ بہتر اپنے علاقے کو سمجھتے ہیں سر، یہ ایشورنس تو میں نے دے دی ہے کہ اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ آگاہ ہے اور اس پر کام کر رہا ہے لیکن اگر ظفر اعظم صاحب مناسب سمجھتے ہیں تو میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو یہاں سے ڈائریکشنز دے

دیتاہوں کہ سائٹ کو آرڈینیٹ کر کے ان کے ساتھ ٹائم فکس کر کے چلے جائیں، ظفر اعظم صاحب بھی چلے جائیں، ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی ان کے ساتھ چلے جائیں گے وہ سائٹ بھی سارا دیکھ لیں، پھر اگر کوئی دوبارہ اس کو ہاؤس میں لانے کی ضرورت پڑے تو بے شک وہ Matter لے آئیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جی ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر، منسٹر لاء صاحب نے بہت اچھی بات کی سر، بات یہ ہے کہ Solid stones کا پہاڑی علاقہ ہے، اس میں Natural leak break کہاں سے آتے ہیں؟ کبھی بھی نہیں آتے، اس میں ایک درہ تھا، وہ درے ان لوگوں نے بند کر دیئے، یہ Solid stones کا پہاڑ ہے جی، اس میں Natural leak نہیں ہو سکتا، یہ اس کی سب سے بڑی میں مثال یہ دیتا ہوں کہ انہوں نے تقریباً چار جگہ پر ڈیم کو کھود کر پھر مرمت کیا اور وہ Loose material وہاں پر لوگوں نے دیکھے ہیں اور میں نے خود بھی دیکھا ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں آپ سے Agree ہوں، آپ جو بھی فرمائیں، ٹھیک ہے لیکن آپ ایسا کریں کہ دو تین ایم پی ایز اور بھی ہمارے ساتھ بھیج دیں کیونکہ جھگڑا تو ہمارا اور ڈیپارٹمنٹ کے درمیان ہے، یا کمیٹی کے حوالے کر کے کمیٹی ہمارے ساتھ چلی جائے، میں میزبانی کر لوں گا، ایک پینڈا بھی ادھر بنالوں گا جی، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں میری اور ان کی بات ایک ہی ہے، دونوں آپشنز پہ وہ کہہ رہے ہیں، ٹھیک ہے تو سر، سائٹ پہ وزٹ ہو جائے، بے شک یہاں سے اگر آپ کوئی Nominate کرتے ہیں ان کے ساتھ کسی اور کو بھی، لیکن ان کا علاقہ ہے وہ چلے جائیں، زیادہ بہتر ہے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ بھی ہے، اگر وہ پینڈا کی آفر کر رہے ہیں تو میرے خیال میں ہم سب چلے جائیں گے، آپ کے ساتھ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر، میں ان کے آفس میں گیا ہوں اور یہ مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا ہے تو اب میں مجبور ہوں کہ یہاں اسمبلی میں لایا ہوں۔

وزیر قانون: سر، آج چونکہ ہاؤس میں یہ مسئلہ آگیا ہے تو یہاں سے ایشورنس مل گئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ظفر اعظم صاحب کا پینڈا بڑا مشہور ہے تو آپ بھی چلے جائیں ان کے ساتھ۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: نگہت بی بی، بھی ساتھ چلی جائیں۔

جناب سپیکر: بہرکیف ہم دو تین، ممبرز کی کمیٹی بنا دیتے ہیں (مداخلت) وہ چلی جائے گی۔

وزیر قانون: سر، کال اٹنشن ہے تو اس میں تو ہم نہیں لے جا سکتے، بس یہ چلے جائیں دیکھ لیں، کال اٹنشن پہ سر یہی ہو سکتا ہے، ایشورنس میں نے دے دی ہے اور اس کے ساتھ یہ آفر بھی کر دی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ کوآرڈینیٹ کرتے ہوئے وہاں پر چلا جائے۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب، یہ ٹھیک ہے، ڈیپارٹمنٹ آپ کے ساتھ چلا جائے اور آپ دیکھیں اس کو، ڈیپارٹمنٹ کو پینڈا، کھلا دیں۔

جناب ظفر اعظم: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Mr. Hidayat-ur-Rehman, MPA, to move his call atteton notice No. 272, not present, lapsed.

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر، آپ اگر مجھے اجازت دیتے ہیں کیونکہ یہ Common issue اور بہت Important ہے، یہ لوگ میرے پاس بھی آئے تھے اور انہوں نے انٹرویو وغیرہ دیا تھا، پانچ چھ مہینے پہلے ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا تو اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں تو Partial matter ہے بچیوں اور لڑکوں کے بارے میں ہے، اگر اجازت دے دیتے ہیں تو۔

جناب سپیکر: موؤر ہے کہ نہیں۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): تو سر، میں کر سکتا ہوں، ایسی کوئی بات تو نہیں ہے۔ بزنس تو ہے، تو میں پیش کر سکتا ہوں، مطلب ہے کال اٹنشن ہے، صرف اس کو، اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you.

جناب عنایت اللہ: مجھے بھی اس پر اجازت دیں نا، جو کل Decide ہوا تھا، اس پر موشن موؤ کرنی ہے، Special Committee on Clean Drinking Water.

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ، میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مختلف اضلاع کے کامرس کالجز، ایڈہاک لیکچررز کی بھرتیوں کے متعلق ہے، سابقہ حکومت نے دسمبر 2017 کو کامرس ڈائریکٹریٹ نے

ایڈہاک لیکچررز کے لئے اشتہار دیا گیا تھا اور 28 اکتوبر کو ایٹا ٹیسٹ کے ذریعے تقریباً چودہ ہزار امیدواروں کا امتحان لیا گیا اور فروری 2018 کو تیس امیدواروں کی مختلف مضامین میں سیلکشن کے لئے میڈیکل اور ارجنٹ ویریفکیشن کے لئے ڈگریز جمع کرادی گئیں۔ مندرجہ بالا مراحل کے بعد اپریل 2018 تک محکمہ کی طرف سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، اس کے بعد نگران حکومت کی آمد اور الیکشن کمیشن کی طرف سے پابندی عائد کی گئی۔ اب چونکہ نئی صوبائی کابینہ کی آمد اور الیکشن کمیشن کی پابندی بھی ختم ہو چکی ہے تو میں صوبائی حکومت سے استدعا کرتا ہوں کہ آخر یہ تمام پراسیس التواء کا شکار کیوں بنا؟ اور صوبائی حکومت آئندہ کا اس ضمن میں لائحہ عمل کیا ہے؟ سر، یہ آپ نے پڑھ لیا ہوگا، اس میں تقریباً Thirty candidates declared successful ہیں، ان کا میڈیکل بھی ہو چکا ہے، ان کے Testimonials education اس کی ویریفکیشن بھی ہو چکی ہے لیکن ان کے اپوائنمنٹ آرڈرز نہیں ہوئے ہیں، تو آخر مطلب ہے یہ تو قانون میں بھی ہے کہ Legitimate right developed ہو جاتا ہے، یہ تو لاء منسٹر کو پتہ بھی ہے کہ اگر مطلب ہے، ان کی آ گئی تو اس پر وضاحت کریں ذرا۔ تھینک یو سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Law Minister.

<u>وزیر قانون</u>: سر، کال اٹنشن ڈائریکٹریٹ آف کامرس ایجوکیشن خیبر پختونخوا کے بارے میں ہے۔ سر، یہ تھوڑا سا میں اسے اگر Explain کر دوں ایک دو منٹ میں، سر، ہوا یہ ہے کہ مختلف مضامین میں لیکچررز کی گریڈ 17 کی ویکنٹ آسامیاں تھیں تو سر، ان کو Fill کرنے کے لئے ایڈمن ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی پبلک سروس کمیشن کو 145 میل اور 35 فیمیل پوسٹیں ہیں تو ان کی ریکویزیشن تھی اور چونکہ پبلک سروس کمیشن کا اپنا ایک پراسیس ہوتا ہے، اس میں ٹائم لگتا ہے، اس وقت تو کالجز کو یہ ڈائرکشن دے دی، جب تک یہ پوسٹیں Fill نہیں ہوں گی پراپر تھرو پبلک سروس کمیشن، تو اس وقت تک آپ مذکورہ پوسٹوں پر بھرتی کا عمل وہ کر لیں، لیکن سر، ہوا یہ کہ چونکہ انہوں نے ضرورت کے تحت ان کو دائرکشن دی تھی، سر ان کا ایٹا کے تحت ان کا سارا ہونا تھا سر، چونکہ ان کو ایک سال کے لئے اجازت تھی کہ آپ ان کو بھرتی کریں اور بعد میں جب پبلک سروس کمیشن Properly اس کو وہ کر لے تو اس کے بعد یہ ختم ہو جائے گا، تو سر اس میں یہ ہوا کہ ایٹا کے ذریعے جو بھرتی تھی اس کا عمل ابھی مکمل ہونے والا تھا، وہ مکمل ہوا ہی نہیں تھا اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جو بھرتی تھی وہ عمل مکمل ہو گیا، اس وجہ سے ایڈہاک بھرتی کی ضرورت اب نہیں رہی، ابھی 145 اور 35 دو قسم کی میل اور فی میل کی پوسٹیں ہیں Already properly

through the Public Service Commission وہ Fill ہو چکی ہیں اس وجہ سے ڈیپارٹمنٹ نے اس کو Withdraw کیا، ضرورت کے تحت ایک ڈائرکشن تھی، اب اس کی ضرورت ختم ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): ٹھیک ہے، جناب۔

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 6 and 7.

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): یہ قرارداد پیش کرنی ہے سر۔

جناب سپیکر: لیجسلیشن کے بعد کر لیں گے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا حصول اراضی معدنیات مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Mines) (Amendment) Bill, 2019. Passage stage. Minister for Revenue and Estate، لاء منسٹر، آپ کریں گے؟

وزیر قانون: جی سر۔

Mr. Speaker: On behalf of the Minister for Revenue and Estate, the Law Minister is requested to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Mines) (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Mines) (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Mines) (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب منور خان: جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، لاء منسٹر کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور آپ کے نالج میں بھی ہے کہ میں ایک لینڈ ایکویزیشن بل لے کر آیا ہوں اس اسمبلی فلور پر تو وہاں پر کمنٹس میں انہوں نے ریونیو

ڈیپارٹمنٹ سے یہ کمنٹس دی ہیں کہ لینڈ ایکویزیشن جو ہے وہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں Fall نہیں کرتا، یہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو انہوں نے ریفر کیا ہے، تو میں ذرا لاء ڈیپارٹمنٹ سے اس کی وضاحت چاہتا ہوں کہ سر، لینڈ ایکویزیشن جب ایک دفعہ بل آجائے تو وہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا نہیں، مجھے ذرا کلیئر کر لیں کہ یہ کس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے؟ جو کہ اب ریونیو ڈیپارٹمنٹ خود انکار کر رہا ہے کہ یہ ہمارا اس میں کچھ نہیں ہے، لینڈ ایکویزیشن ایکٹ، تو اس سلسلے میں تھوڑی وضاحت کر دیں، پلیز۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): میرے خیال میں، جس ایشو کو آنریبل منور خان صاحب وہ اشارہ کر رہے ہیں تو اس کا چونکہ وہاں پر انڈسٹری بھی تھوڑی بہت، اس کا بھی ایشو تھا تو سر، رولز آف بزنس جو ہمارے 1985 کے ہیں تو اس کی رو سے چونکہ اس میں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ بھی Related تھا تو سر، یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہاں پر بھی اس کو فیڈ بیک کے لئے بھیجا جائے ورنہ یہ بات تو کلیئر ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو لینڈ ایکویزیشن ایکٹ ہے یا جو Revenue matters ہیں ،Obviously, they fall under the purview of the Revenue Department اس میں کسی اور ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے نہیں، اگر انہوں نے انڈسٹریز کو کسی Opinion کے لئے، چونکہ اس پر انڈسٹری بنی ہوئی ہے تو Opinion کے لئے اگر بھیجا تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں، پھر وہ لاء بھی آئے گا، لاء ڈیپارٹمنٹ سے بھی وہ Opinion لیں گے، تو میرے خیال میں تھوڑا سا اگر اس پہ آپ ٹائم دے دیں تو وہ اسمبلی میں آئے گا تو پھر یہاں پر ڈسکس کر لیں گے۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے Written میں لکھا ہوا ہے کہ یہ جو ہے نا، لینڈ ایکویزیشن ایکٹ، یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں Fall کرتا ہے، وہ Written بھی میرے پاس ہے، تو یہ کم از کم یہ Opinion-----

جناب سپیکر: منور خان صاحب، آپ کا بل جو ہے نا وہ اس سے Related نہیں ہے، وہ اپنے ٹائم پہ----

جناب منور خان: Relation کی بات نہیں، لینڈ ایکویزیشن ایکٹ کی میں بات کرتا ہوں، ریونیو ڈیپارٹمنٹ وہ Introduce کرتا ہے اور یہ لاء لا رہے ہیں سر۔

جناب سپیکر: یہ تو چیز ہی دوسری ہے۔

وزیر قانون: سر، میں یہ کلیئر کر دوں کہ آج ایجنڈا پر نہیں ہے لیکن انہوں نے Generally ایک سوال کیا ہے اس ایکٹ کے بارے میں، متعلق نہیں وہ نہیں ہے بل کے متعلق نہیں ہے، تو سر، اس کے اوپر اگر

میرا Opinion وہ چاہتے ہیں تو میں آن دی فلور آف دی ہاؤس بھی دے رہا ہوں کہ Revenue matters جو ہیں وہ Fall کرتے ہیں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے Under اور اگر مجھے کہیں پہ Written آگیا تو As a Law Minister of this Province چونکہ میرا Opinion کیبنٹ سے پہلے فائنل ہوتا ہے تو وہ میں بھی اس پر قائم ہوں کہ Revenue matters fall under the Revenue Department.

جناب سپیکر: تھینک یو جی، عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میرا خیال ہے کہ اس پہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں ایک بات حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو لینڈ ایکویزیشن ایکٹ ہے اور لاء ہے، یہ بڑا پرانا لاء ہے اور حکومت کو بہت زیادہ مشکلات ہیں، یعنی مجھے خود پتہ ہے کہ مشکلات کے ساتھ حکومت لینڈ Acquire کرتی ہے اور ریٹس کے مسئلے ہیں جو مختلف پراسیسز، ان کے ایشوز ہیں، اس پر کئی مرتبہ کال اٹنشن کے اندر بھی بات ہوئی ہے، اس اسمبلی اندر بھی بات ہوئی ہے لیکن اس کے لئے ابھی تک Revisit نہیں کیا گیا۔ میں صرف منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ امنڈمنٹ آج پاس ہو جائے لیکن آپ فیوچر یہ ریکارڈ پر لے آئیں یا اسمبلی کی کمیٹی بنادیں یا حکومت اس کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے اور یہ جو لینڈ ایکویزیشن ایکٹ ہے اس کے اندر امنڈمنٹ لے آئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Clauses 1 and 2 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا حصول اراضی معدنیات مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Law Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Mines) (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Mines) (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Mines) (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Khushdil Khan Sahib, MPA, to please move his resolution.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you, Mr. Speaker. First, I request and move to suspend rule 124 under rule 240.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Member is requested to move his resolution.

قرارداد

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، یہ ہماری جوائنٹ قرارداد ہے، اس پر ہمارے اپوزیشن لیڈر اکرم خان درانی، عنایت اللہ، نگہت اورکزئی، ظفر اعظم، ہمایون خان، اورنگزیب نلوٹھا اور دوسرے ساتھیوں کے بھی دستخط ہیں۔ نیویارک امریکہ کے شہر میں ہمارے ایک بہت معزز ممبر وقار احمد خان کے بھتیجے کو شہید کیا گیا، اس سلسلے میں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ اس معزز ایوان میں قرارداد پیش کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ قوتیں جو امن، ان (جناب وقار احمد خان، رکن اسمبلی) کے خاندان اور پاکستان کے دشمن ہیں، وہ ابھی تک اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اور امریکہ میں ان کے بھتیجے شکیل خان کی شہادت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے۔ ان کے خاندان کے دوسرے افراد جو کہ وہاں پر مقیم

ہیں، یہ بات باور کے ساتھ کر رہے ہیں کہ یہ ایک ٹارگٹڈ واقعہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حکومت پاکستان امریکہ میں موجود اپنے سفارت خانے متعلقہ امریکی حکام کے ساتھ مل کر شکیل خان کے نارواقتل کے محرکات معلوم کرے، قاتل کو پکڑنے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں مدد کر کے ان کے خاندان کے دوسرے افراد کو مطلع کرے، نیز اس کے علاوہ ان کے بچوں اور خاندان کے دوسرے افراد کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے اقدامات کرے اور فارن آفس باقاعدہ اس پر ریسپانڈ کرے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں اس میں ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، جب ہمارے ملک کے اندر کوئی امریکن قتل ہوتا ہے تو امریکن فارن آفس سے اس پر ریسپانس آتا ہے اور میں اس قرارداد میں یہ Recommend کروں گا کہ ہمارے فارن آفس پر بھی، ایک پاکستانی شہری کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا، ان کو بتایا گیا ہے کہ آپ اس طرح ہاتھ کریں، (دونوں ہاتھوں کو سر پر رکھ کر) اور ہاتھ بلند کریں اور بیٹھ جائیں اور ایک Hooded اور Covered جس کی Covered تھی اور اس نے اس کو ٹارگٹ کر دیا، اس کے دوسرے ساتھی کو بھی ٹارگٹ کرنا چاہا رہا تھا لیکن وہ بھاگ گیا، اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کو اس قرارداد کے اندر شامل کرنا چاہیئے کہ ہمارا فارن آفس باقاعدہ Respond کرے جس طرح امریکن اپنی کسی شہری کے قتل پر پاکستان کے اندر نہ صرف Respond کرتے ہیں، بلکہ ایکشن لیتے ہیں اس لئے ہمارا فارن آفس بھی اس پر Respond کرے اور اس پر میں اس ریزولیوشن کے اندر امنڈمنٹ لانا چاہتا ہوں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب، آپ نے بات کرنی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! انتہائی افسوسناک واقعہ ہے، وقار خان ہمارے کولیگ ہیں اور اس سے پہلے بھی انکے خاندان میں بہت افسوسناک واقعات ہوئے ہیں لیکن تعجب کی بات ہے، ٹی وی چینل پر بات آگئی ہے، پورے میڈیا میں یہ بات آئی ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہم مجبور نہ ہوتے کہ یہاں پر ریزولیوشن پاس کرتے، وفاقی حکومت خود اسکا نوٹس لیتی اور ہماری ایمبیسی کا تو کام یہی ہوتا ہے کہ وہاں پر کمیونٹی کے ساتھ جو زیادتی ہوتی ہے، تو لہذا ہم یہاں سے جو ریزولیوشن ہے، وہ تو آپ کی بہت بہت مہربانی لیکن اس میں خصوصی طور پر ہمارے چیف منسٹر صاحب ڈائریکٹ رابطہ بھی کریں،

چونکہ اسکے گھر کا آدمی ہے، اسکے، بالکل، سوات کا ہمارا آدمی ہے، وہ خود وزیر اعظم صاحب سے بات کر لیں، اس میں میں ریزولیوشن کے علاوہ بھی وہ اس میں ذاتی دلچسپی لے لیں، چونکہ یہ اے این پی یا پی ٹی آئی کا مسئلہ نہیں ہے، انسانی ہمدردی کا ہے اور بہت زیادہ ظلم ہوا ہے اور اس طرح اور بھی ان کے خاندان کے لوگ ہیں، تو اگر اس کو جس طرح ٹارگٹ کیا گیا تو پھر یہ تو اس کے پیچھے ضرور کچھ محرکات ہیں کہ پھر مزید بھی ان کو نقصان پہنچائیں گے، تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ خود چیف منسٹر صاحب سے بات کر لیں کہ وہ پرائم منسٹر سے بات کر لیں اور پرائم منسٹر ذاتی طور پر اس میں دلچسپی لے کر اس کا نوٹس لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، آپ سی ایم صاحب سے بات کریں اور فیڈرل گورنمنٹ سے بات کریں، واقعی یہ انکا بالکل Valid point ہے کہ This is a target killing اور اسمیں فوری ایکشن کیلئے ہمارا جو سفارتخانہ ہے نیویارک میں، وہ ایکشن کرے اور جو خاندان ہے انکو تحفظ بھی فراہم کرنے کی کوشش کرے، ادھر یا ادھر اور انکو اپ ڈیٹ بھی رکھیں۔ The motion before the House is-----

<u>Minister for Law</u>: Excuse me, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، بابک صاحب بھی بات کریں اور میں بھی ایک منٹ، پھر بات کرنا چاہوں گا، اس کے بارے میں، بابک صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی، عنایت اللہ صاحب جو الفاظ اس میں آپ Add کرنا چاہتے ہیں، آپ Add کر دیں ریزولیوشن کے اندر، جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں لیڈر آف دی اپوزیشن اور تمام ممبران کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس ریزولیوشن کو Unanimously پاس کرنے کے لئے سب نے دستخط کر لئے اور یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے جناب سپیکر، اور جب وقار خان الیکٹ ہو کر یہاں پر آئے تھے اور میں جب مبارکباد دے رہا تھا تو بھی میں نے یہ بات کی تھی اور وقار خان کا خاندان جو ہے وہ ان سے کہا جا سکتا ہے کہ بد قسمتی کی بات ہے کہ جو جوان وہاں پر شہید ہوا ہے، Militancy کے دور میں اس جوان شکیل کے دو بھائی اور باپ کو، وقار خان کے حجرے پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور وقار خان، یعنی جو وقار خان کا بھتیجا ہے، شکیل خان، اس کے باپ کو، اس شہید کے دو بھائیوں کو اور کچھ اور ساتھیوں کو قطار میں کھڑا کر دیا جناب سپیکر، اور پھر دہشتگردوں نے، مرحوم شکیل کے باپ سے پوچھا، کہ ان دو بیٹوں میں، آپ کو

کونسا بہت زیادہ عزیز ہے؟ جناب سپیکر، ظاہر ہے وہ باپ تھے، وہ یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ مجھے یہ عزیز ہے اور یہ عزیز نہیں ہے، لیکن جناب سپیکر، ان ظالموں نے، ان اجرتی قاتلوں نے باپ کو بھی شہید کیا اور ان کے بھائیوں کو شہید کیا اور آج وہاں پر یہ واقعہ جو ہے یہ پیش آیا اور محسوس کرنے کی بات ہی کہ یہ خاندان، اس کے درد کو انہوں نے کس طرح سہا ہے اور یہ جو ابھی فارن میں، یعنی یہ لوگ تو اسی وجہ سے باہر گئے تھے کہ شاید یہاں پر حالات صحیح نہیں ہیں لیکن ظاہر ہے پھر قسمت میں لکھا گیا تھا، تو جناب سپیکر، یہاں پر سلطان خان بیٹھے ہیں اور مجھے پوری امید ہے ان شاء اللہ اور مجھے یقین بھی ہے کہ ہماری مرکزی حکومت جو ہے، سفارتی لیول پر بڑی ذمہ داری کے ساتھ اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے کو اٹھائے گی اور جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا کہ ہمارے امریکہ یا یو کے یا دیگر جو ترقی یافتہ ممالک ہیں، جب باہر ممالک میں ان کے شہریوں کے ساتھ اس طرح کیا جاتا ہے جناب سپیکر، تو وہ پریشر بھی ڈالتے ہیں اور سفارتی ذریعے سے مطلب وہ بھی کرتے ہیں۔ ہمیں افسوس بھی ہے اور ہمیں امید ہے ان شاء اللہ کہ جو ہماری حکومت ہے، بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ مسئلہ اٹھائے گی اور جو قاتل ہیں ان کو گرفتار کرے گی اور قرار واقعی سزا ان کو دے گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پر کافی بات ہو گئی ہے، میرے خیال میں اس کو پاس کرتے ہیں، چونکہ ابھی بڑی بحث آپ کی رہتی ہے، ایجنڈا ہمارا روزانہ رہ جاتا ہے۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: سر قرارداد پر میرا دستخط بھی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پر تو پندرہ لوگوں کے دستخط ہیں، چلیں دو منٹ آپ بھی بات کر لیں۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں پاکستان مسلم لیگ نون کی طرف سے اپنے معزز ایم پی اے صاحب کے ساتھ، ان کے خاندان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ مرکزی حکومت سے میں اس امر، اس واقعہ پر مطالبہ کرتا ہوں، جس طرح ہم نے قرارداد میں لکھا ہے کہ فوری طور پر اس کا نوٹس لیا جائے اور نیویارک میں جو یہ واقعہ ہوا، اس کے اوپر سخت ایکشن لیا جائے، چونکہ باقی اور بھی پاکستانی خاندان وہاں پر مقیم ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کے اوپر سختی سے ہماری حکومت نوٹس نہیں لے گی، احتجاج نہیں کرے گی، اپنا احتجاج نہیں ریکارڈ کروائے گی، دوسرے خاندان بھی غیر محفوظ ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, to respond, please.

وزیر قانون: سر، میں بھی، چونکہ اس پر بات بھی ہو چکی ہے لیکن چونکہ واقعہ ایسا واقعہ ہے کہ ایک تو وقار خان ہمارے کولیگ ہیں، اس اسمبلی کے آنریبل ممبر ہیں اور ان کے جو بھتیجے ہیں، ان کو اس طرح بے دردی کے ساتھ نیویارک میں شہید کیا گیا ہے اور اس سے پہلے بھی، جس طرح بابک صاحب نے Explain کیا کہ ان کے خاندان کے ساتھ پہلے بھی، اور ہم سب کو پتہ بھی ہے کیونکہ ایک ہی صوبے سے تعلق ہے، ایک دوسرے سے ہمارے رشتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ ہمارا آنا جانا ہے، تو ان کے ساتھ بھی Tragedies ہوئی ہیں اور یہ بڑا افسوسناک، دلی افسوس جو ہوتا ہے تو ایسے واقعے سے ہوتا ہے، ایک تو ہم اس کو Condemn کرتے ہیں، بحیثیت صوبائی گورنمنٹ اور افسوس کا اظہار بھی کرتے ہیں، ہمدردی کا اظہار بھی کرتے ہیں اور یہ بھی میں Promise کرتا ہوں کہ آج جو ہم سی ایم سیکرٹریٹ میں وقار خان کے ساتھ میں ملا تھا اور یہ میں Promise کرتا ہوں کہ صوبائی گورنمنٹ In writing جو ہے امریکن ایمبیسی اور فیڈرل گورنمنٹ کو بھی لکھے گی اور اس کو Pursue کرے گی اور One hundred percent ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم پوچھیں گے کہ ہمارا ایک شہری، ہمارے صوبے کا ایک شہری جو امریکہ میں اس کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے تو اس کا جواب ہم مانگیں گے اور ہم ان سے ضرور پوچھیں گے کہ کیوں اس طرح ہوا ہے؟ اور ہماری پوری ہمدردی ان کے ساتھ ہے اور Fully ہم Condemn کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: عنایت خان صاحب، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against is may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously عنایت صاحب، آپ اپنی موشن، (مداخلت) Rule تو Relax ہیں۔

Mr. Inayatullah: Sir, I wish to move that in pursuance of discussion held on calling attention notice No. 262 of Inayatullah, MPA, a Special Committee may be constituted comprising of the following Members:

(01)	Mr. Shahram Khan,	Chairman;
(02)	Khushdil Khan, Aducate,	Member;
(03)	Mr. Aurangzeb Nalotha,	Member;
(04)	Malik Zafar Azam,	Member;
(05)	Mr. Ahmad Khan Kundi,	Member;
(06)	Mr. Qalandar Khan Lodhi,	Member;
(07)	Mr. Ishtiaq Urmar,	Member;
(08)	Dr. Asia Asad,	Member;
(09)	Mr. Sultan Khan,	Member;
(10)	Ms: Aisha Bano	Member;
(11)	Dr. Hisham Inamullah,	Member; and
(12)	Mr. Inayatullah,	Member/Mover

The terms of reference of the committee shall be as follow:

(1) The Committee shall examine the issue raised in the calling attention notice No. 262 by Mr. Inayatullah, MPA and shall suggest remedial measures.

(2) The quorum to constitute the sitting of the committee shall be four.

(3) The committee shall submit its report to the Assembly within thirty days from its constitution.

Mr. Speaker: The committee is constituted.

Mr. Inayatullah: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، چونکہ کل مجھے چیئر کی طرف سے ڈائریکشنز ہوئی تھیں کہ وہ کمیٹی تو بن گئی ہے، بہر حال اس پہ ابھی کام ہو گا لیکن وہ وشاپنگ بیگز کے حوالے سے آپ نے ڈائریکشنز دی تھیں کہ میں نے ہاؤس میں رپورٹ کرنی ہے تو Sir, I have to fulfill my obligations سر، یہ جو ہمارا خیبر پختونخوا انوائرا نمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 2014 ہے تو اس کے نیچے سر رولز بنے ہوئے ہیں، یہ رولز 16 جون 2017 کے ہیں Notify ہو چکے ہیں اور اس میں سر، یہ رولز ہیں، The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Non Biodegradable Plastic Products and Regulation of OXO Biodegradable Plastic Product Rules, 2017 تو سر، ہاؤس کو انفارم کرنے کے لئے آپ کی ڈائریکشنز پہ اس ایکٹ کے نیچے یہ جو اس ایکٹ میں سیکشن 31 Rule making power دیتا ہے، تو یہ رولز جو ہیں یہ Notify ہو چکے ہیں، ان شاء اللہ کمیٹی جب یہ اپنا کام شروع کرے گی تو اس ایشو کو بھی دیکھے گی کیونکہ اس میں سر، لکھا گیا ہے کہ

ٹائم پریڈ اس میں دیا گیا ہے، یہ Rules shall come into force at once، یعنی 16 جون 2017 کو یہ Enforce ہو چکے ہیں، اکثر اس میں ٹائم دیا گیا ہے کہ Soon after the commencement of these rules, there shall be a complete ban on the manufacturing of Non Biodegradable Plastic Products and no person shall import, manufacture, stock, trade, supply, distribute, sell or use any non Biodegradable plastic products, and existing stock shall be disposed of by the whole sale dealers, within a period of three months تو اس میں زیادہ سے زیادہ تین مہینوں کی گنجائش تھی تو سر، میرے خیال میں پہلا آئٹم ہمارا اس کمیٹی کا یہی ہو گا کہ ہم ان کو بلائیں گے جو انفورسمنٹ والے ہیں کہ کیوں ابھی تک یہ Enforce نہیں ہوا ہے Because the honourable Chair had directed تو اس لئے۔ I have to fulfill my obligation to inform the Chair.

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

<u>میاں نثار گل:</u> آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>میاں نثار گل:</u> جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پہلے تو وقار احمد خان صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے، اس کی ہم سب مذمت کرتے ہیں اور اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ایسے حادثات سے اللہ پاک بچائے، اللہ ان کو جنت الفردوس نصیب کرے۔ شکریہ جناب سپیکر، آج جو میں واقعہ بیان کر رہا ہوں، تقریباً 07 مارچ 2019 کو جیکب آباد میں ہمارے کوہاٹ ڈویژن، ضلع کرک کا باشندہ جو پی ایف میں سروس کر رہا تھا، اس نے جیکب آباد میں کورٹ میرج کر لی، اس کے بعد ان کو پی ایف والوں نے اپنی کسٹڈی میں لے لیا، سندھ پولیس نے ایف آئی آر درج کر لی، مارچ میں سندھ پولیس کوہاٹ آئی، یہ میرے کرک میرے حلقے کی بات ہے، بغیر پوچھے ایک سٹوڈنٹ کو جس کا نام ایف آئی آر میں درج نہیں تھا، وہ سیکنڈ ایئر کا طالب علم تھا، اس کو اٹھا کر سندھ پولیس کے حوالے کیا گیا ہے اور وہ جب ادھر چلا گیا ہے، اس کے پیچھے دو ضمانت والے جو کراچی میں تھے وہ آئے ہیں کہ ان کی ضمانت کر لیں، تو سندھ پولیس والوں نے ان ضمانتیوں کو بھی زیر دفعہ 506 میں گرفتار کیا ہے۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں درانی صاحب کو اس واقعے کا پتہ ہے، میں ان کے گھر گیا تھا، انہوں نے اس وقت کے ایم این اے کے ساتھ بھی بات کی، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سندھ پولیس جب ادھر آئی ہے تو کوہاٹ پولیس کی یہ ذمہ داری تھی کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اجازت لیتی، اگر اس لڑکے کو Arrest کرتے، پھر دوسرے صوبے کو شفٹ کرتے، کس قانون کے

تحت اس کو شفٹ کیا گیا ہے؟ اور اس کے علاوہ ابھی وہ لوگ حبس بے جا میں رکھے گئے ہیں، ان کی ضمانت اگر ہوتی ہے تو باہر ان کے لئے لوگ کھڑے ہیں، ان کو اگر قتل کیا گیا یا کوئی واقعہ ہو گیا تو میرے خیال میں کوہاٹ پولیس کی جو ذمہ داری ہے جناب سپیکر، یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے، کل یہ واقعہ میرے خیال میں ایوان میں بھی ہوا تھا، ہمارے لوگ جگہ جگہ پہ کام کرتے ہیں، اس لڑکے کی غلطی اپنی جگہ جس نے کورٹ میرج کی ہے، وہ پی ایف والے جانیں اور وہ جانیں لیکن ایک سٹوڈنٹ اور جو لوگ اب سندھ پولیس نے گرفتار کئے ہیں، نہ ان کی ضمانت ہو رہی ہے اور نہ وہ آ سکتے ہیں جیل سے، اب لاء منسٹر صاحب سے میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پوچھ لیں کہ کوہاٹ پولیس کو کس نے اجازت دی تھی، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے دی تھی؟ کس طریقے سے انہوں نے ان لوگوں کو، دے دیا اور وہ گرفتار ہیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے پہ مجھے وقت دیا، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور ان کے خاندان والے ابھی تک سوچ رہے ہیں کہ طالب علم اور دوسرے لوگ واپس آئیں گے کہ نہیں؟ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، جس کیس کی طرف آنریبل میاں صاحب اشارہ کر رہے ہیں سر، Obviously یہ کیس Individually میں نے دیکھا نہیں ہے کہ اس کے اندر کیا ہے لیکن جو آنریبل ممبر بیان کر رہے ہیں، اگر فلور آف دی ہاؤس پہ آنریبل ممبر کوئی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو As it is سمجھنا چاہیئے کہ ان کی ساری انفارمیشنز درست ہیں۔ اس میں سر، Legally تو ہے کہ کریمینل پروسیجر کوڈ میں اس کا طریقہ کار وضح ہے کہ اگر ایک پراونس کی پولیس دوسرے پراونس میں آئے گی تو اس کا ایک اپنا طریقہ ہے، وہ کوئی اجازت ہوتی ہے، وہ مانگنا پڑتی ہے، تو اس پوائنٹ کے اوپر، یہاں پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کو میں یہیں سے ڈائریکٹ کرتا ہوں، اس کیس کے بارے میں کوہاٹ پولیس سے معلومات منگوالی جائیں، ویسے بھی آج لاء اینڈ آرڈر پہ یہاں پر ڈیبیٹ شروع ہے تو اس درمیان جب یہ انفارمیشن پہنچ جائے گی کہ انہوں نے سی آر پی سی کے اندر جو Mandatory provisions ہیں، کیا ان کو Follow کیا ہوا ہے یا نہیں کیا ہوا ہے؟ تو وہ انفارمیشن ہمارے پاس آ جائے گی، وہ انفارمیشن آنریبل ممبر کو Provide کر دیں گے بہر حال اس کے علاوہ اگر Bail کی بات ہے

یا عدالتی پروسیجر کی بات ہے تو سر، وہ تو پھر سندھ میں جو کورٹس ہیں انہوں نے Decide کرنا ہے لیکن اگر آنریبل ممبر حکومت کی طرف سے اس میں کوئی اور چاہتے ہیں تو ہم بالکل تیار ہیں، ہماری ہمدردی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: انہوں نے یہ کہا کہ کیس ادھر ہوا ہے اور یہاں ایک سٹوڈنٹ تھا جو کہ اس کیس میں Involved نہیں ہے، سندھ پولیس یہاں آئی ہے اور کوہاٹ پولیس نے اس لڑکے کو سندھ پولیس کے حوالے کر دیا، اس پہ آپ معلومات کر لیں۔

<u>وزیر قانون</u>: ڈیپارٹمنٹ والے معلومات لے آئیں، سامنے رکھ دیں گے، اگر کوئی Illegality ہوئی ہے تو پھر اس کا پوچھیں گے، پھر جواب دینا پڑے گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Item No. 8: Business, outstanding at the end of previous sitting: Disscussion on Law and Order. Ji, Duranni Sahib.

امن وامان کی صورتحال پر بحث

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر، ہمارے بنوں کا ایک تحصیلدار ہے جو کہ ٹانک میں ڈیوٹی پر تھا، ابھی دو تین دن ہوئے ہیں کہ ٹانک سے اس تحصیلدار کو اغواء کیا گیا ہے، اس کا نام گل دراز خان ہے، تو ابھی خدشہ ہے جی، آج بھی بنوں کے لوگوں نے وہاں پر بہت بڑا جلوس نکالا تھا اور میرے خیال میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس ایک Delegation بھی آیا تھا اور پرسوں سے وہ لوگ بہت زیادہ احتجاج پر ہیں اور خدشہ یہ ہے کہ اس گل دراز نامی تحصیلدار کو جو اغواء کیا گیا ہے، کہیں اسے قتل نہ کر دیں، تو میری حکومت سے یہی گزارش ہوگی کہ وہ فوری اقدامات کرے اور جو گل دراز تحصیلدار اغواء ہوا ہے کو بازیاب کرائے، یہ حکومت کے لئے بھی بڑی بدنامی کی بات ہے کہ وہ Settled area ٹانک میں تحصیلدار ہے اور اس کو اغواء کیا گیا ہے تو حکومت فوری طور اس کا نوٹس لے اور اقدامات کئے جائیں اور تحصیلدار کو وہ بازیاب کرا لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، اس کے بارے میں انفارمیشن لیں اور پھر جب تک ہم لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرتے ہیں، آپ انفارمیشن Collect کر لیں، جو بھی صورتحال ہو۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں وہی ڈائریکٹ کرنے والا تھا کہ یہ انفارمیشن ہمیں دے دیں، بلکہ رپورٹ ہمیں دے دیں کہ پولیس نے اس وقت کیا کیا ہے اس کے اوپر؟ اور جلد سے جلد بازیاب کرایا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء اینڈ آرڈر، سردار یوسف صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: کس چیز پر؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لاء اینڈ آرڈر پر۔

جناب سپیکر: دے رہا ہوں ناں، ابھی وہ تو پارلیمانی لیڈر ہیں، وہ اس دن نہیں تھے۔

سردار محمد یوسف زمان: میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے، ایک مسئلہ ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار محمد یوسف زمان: پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ڈیبیٹ میں آنا ہے لاء اینڈ آرڈر، یا ویسے بات کر رہے ہیں؟

سردار محمد یوسف زمان: وہ بعد میں کروں گا، ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے، بڑا ضروری ہے، اہم ہے، ایک منٹ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی لیں اور ساتھ لاء اینڈ آرڈر پر بحث بھی کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں، ذرا ایک منٹ، یہ اس سے ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، میں بھی وقار احمد خان کے خاندان کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے بہت افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور ہمدردی کا اظہار بھی کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی ایک اہم مسئلہ ہے جو میرے ضلع مانسہرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ 2018 میں وہاں پر پولیس کی بھرتی کے لئے ایڈورٹائزمنٹ ہوئی اور بہت سارے لڑکوں نے Apply کیا اور اس ٹیسٹ میں وہ شامل بھی ہوئے، ایٹا کا ٹیسٹ بھی تھا اور اس کے بعد تقریباً ان 206 لڑکوں کی سلیکشن ہوئی لیکن ان میں سے بھی شارٹ لسٹ کر کے 106 جو امیدوار تھے ان کو اس کے لئے Eligible قرار دیا گیا ہے اور اس کے بعد صرف 34 لوگوں کے اپوائنمنٹ آرڈر ہوئے، باقی ویٹنگ لسٹ میں رکھ دیئے تھے لیکن ابھی چونکہ وہ اسی انتظار میں تھے کہ ویٹنگ لسٹ میں ان کے سارے ٹیسٹ، سائیکالوجی ٹیسٹ اور باقی سارے ہوگئے تھے لیکن ابھی وہاں پر دوبارہ ایڈورٹائزمنٹ ہوئی ہے، یہ مانسہرہ کی بات ہے، تقریباً 78 پوسٹیں ہیں اور اس کے لئے دوبارہ ایڈورٹائزمنٹ ہوئی ہے لیکن جو پہلے سے ویٹنگ لسٹ پہ تھے، اس وقت کے آئی جی صاحب جو ابھی نہیں ہیں، انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا کہ دو مہینے کے اندر اندر ان کو Accommodate کریں گے لیکن ابھی ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے،

ایک تو بہت سارے لوگ اس میں ایسے بھی ہیں جو Overage بھی ہو گئے ہیں کیونکہ لاسٹ ایئر انہوں نے Apply کیا تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کو بھی دوبارہ شامل ہی نہیں کیا گیا، نہ ہی انہیں موقع دیا گیا کہ وہ Apply کر سکیں، تو اس سلسلے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ اور گورنمنٹ سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ سراسر زیادتی ہو رہی ہے، Already انہوں نے ایک پروسیجر مکمل کیا ہے اور سارے ٹیسٹ پاس کئے ہیں اور اس کے بعد انہیں یہ بتایا بھی گیا تھا کہ ویٹنگ لسٹ میں آپ کا نام شامل ہے لیکن اس کے باوجود انہیں بھرتی نہیں کیا گیا، انہیں موقع نہیں دیا گیا تو اس سلسلے میں میری آپ کی وساطت سے درخواست ہو گی پولیس ڈیپارٹمنٹ، ہوم ڈیپارٹمنٹ یا جو بھی انچارج ہیں کہ اس سلسلے میں اس کا نوٹس لیں جو سراسر ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، اگر ایٹا ٹیسٹ وغیرہ پاس کرنے کے باوجود کسی کو موقع نہیں ملتا، یہ تو بہت بڑی زیادتی ہے اور انہیں نظر انداز کیا گیا ہے، یہ بہت بڑی ناانصافی ہو گی، اس سلسلے میں مجھے امید ہے کہ اس پر نوٹس لیا جائے گا اور ان کو شامل کیا جائے گا، جو ان کا حق ہے وہ ان کو دیا جائے گا جی۔

جناب سپیکر: الحاج قلندر خان لودھی صاحب، پلیز ریسپانڈ۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! بڑا Relevant Point of Order پہ سردار صاحب نے بات کی ہے لیکن یہ اگر کال اٹنشن لے آئیں تو اس پر محکمہ In writing اپنی طرف سے ریسپانڈ کرے گا کہ کیا Reason ہے؟ تو ابھی تو پوائنٹ آف آرڈر پر ان کو Fact and figures سے گورنمنٹ جواب نہیں دے سکے گی، یہ لے آئیں کہ کس بات پر کیونکہ 206 بچے تھے پھر 106 اس میں انہوں نے شارٹ لسٹ کئے اور پھر اس میں 134 کو اپوائنمنٹ لیٹر ملا اور باقی کو پھر، تو یہ اپنا وہ سارا، ان کو ان شاء اللہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ پوری دے دے گا لیکن یہ کال اٹنشن لے آئیں جی۔

جناب سپیکر: ڈسکشن، جی پہلے کون بات کرنا چاہتا ہے۔ چلیں جی، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آپ کا مشکور ہوں لیکن مجھے پولیس کا کوئی نمائندہ نظر نہیں آ رہا ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ کا نظر آ رہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو Represent نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ لابی میں ہیں، وہ میاں نثار گل والا ایشو اور ساتھ ادھر گئے ہوئے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جو بات ہم کریں گے وہ تو پولیس والوں کے لئے کریں گے، زیادہ تر لاء اینڈ آرڈر کا ایشو، اب وہ پولیس ہی کا ہے۔

جناب سپیکر: ایڈیشنل سیکرٹری ہوم بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آپ سٹارٹ کریں۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں شروع کروں؟

جناب سپیکر: شروع کریں، وہ لابی میں بھی سن رہے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، یہ امن وامان بڑا Important issue ہے اور ہماری اس اپوزیشن کے ریکوزیشن اجلاس کا ایک Important agenda point تھا، آج ہم اس پہ دوسرے دن گفتگو کر رہے ہیں۔ ہمارے دین کے اندر مقاصد شریعہ اگر آپ کا ہاؤس آرڈر میں ہو تو پھر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کی موجودگی میں ہاؤس ان آرڈر ہو سکتا ہے، پلیز تشریف رکھیں، اس کے بعد آپ تقریر کریں۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، کسی بھی ریاست کے اندر یہ اس ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو جان ومال کا تحفظ فراہم کرے۔ ہمارے دین کے اندر بھی شریعت کے جو پانچ مقاصد بیان کئے گئے ہیں، ان پانچ مقاصد کے اندر دو مقاصد میں سے ایک حفاظت نفس ہے اور دوسرا حفاظت مال ہے، یعنی ایک ریاست کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کی نفس کی حفاظت کرے اور لوگوں کے مال کی حفاظت کرے، اس لئے یہ ریاست کا بنیادی، اس کے قیام کا بنیادی Rationale ہے اور جب ہم پولیٹیکل سائنس کی فلاسفی آف سٹیٹ، پولیٹیکل فلاسفی میں پڑھتے ہیں تو اس میں اسی چیز کو بنیادی اہمیت دی گی ہے کہ یہ ریاست اس وجہ سے وجود میں آئی کہ دنیا کے اندر انارکی تھی، دنیا کے اندر ایک قسم کا انتشار تھا، لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے اور وہ جو Hobbes ہے ان کا مشہور جملہ ہے کہ ‘‘Life was short nasty and brutish’’ تو اس وجہ سے ریاست وجود میں آ گئی لیکن جو ریاست اپنا یہ فریضہ انجام نہیں دیتی ہے وہ اپنی جو Justification ہے، وہ کھو دیتی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارا یہ ریجن بڑا Volatile رہا ہے، یہاں میں سمجھتا ہوں کہ ہم مسلسل جنگوں کا شکار رہے ہیں، یو ایس ایس آر نے افغانستان کے اوپر حملہ کیا یہاں کلاشنکوف کلچر آیا، 9/11 کے بعد امریکہ اس ریجن کے اندر آیا، اس کے نتیجے میں یہاں Militancy آئی اور ہمیں اندر سے کھوکھلا کیا گیا، میں پولیس کو ان کے اس رول پہ اور تمام لاء انفورسمنٹ ایجنسیز، فوج کو بھی اس پر سلام پیش کرتا ہوں میں ان کے شہداء کو بھی سلام پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان سب نے سویلین، پولیس، آرمی، ہماری پیرا ملٹری فورسسز نے بڑی قربانیاں دی ہیں اور آج Suicide bombing جو ہے اس کے اندر، وہ تقریباً ختم ہو گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ جو نیشنل ایکشن

پلان کے بعد تمام پولیٹیکل پارٹیز نے مل کر اس ملک کے اندر گیمز کئے ہیں، اس کے بعد پولیس اور ہماری لاء انفورسمنٹ ایجنسیز Complacency کا شکار ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس کے Conclude کرنے سے پہلے پولیس کے اوپر بھی بات کروں گا کیونکہ وہ بڑا Important ہے لاء اینڈ آرڈر کے لئے لیکن میں آپ کے ساتھ جو Latest statistics ہیں وہ شیئر کرنا چاہتا ہوں ایوان کے ساتھ۔ جناب سپیکر صاحب، کے پی کے اندر جو Terrorism related statistics ہیں اور یہ ہے یکم ستمبر 2018 سے لے کر 31 مارچ 2019، ایک سال کے یہ تقریباً Statistics ہیں، یہ Latest ہیں بلکہ اس سے Latest ہیں، یکم ستمبر 2018 سے لے کر 31 مارچ 2019 تک ہے، Suicide bombing جو ہے وہ زیرو ہے، I.E.Ds 38 ہوئے ہیں، Motor attacks جو ہیں وہ 07 ہوئے ہیں، فائرنگ 36 ہوئی ہیں، ہینڈ گرینیڈز جو ہیں وہ 23 گرے ہیں، ٹارگٹ کلنگز 24 ہوئی ہیں، ٹوٹل 130 Incidents ہوئے ہیں، جو لاء انفورسمنٹ ایجنسیز کے پرسنیلز ہیں وہ 130 شہید ہوئے ہیں، لاء انفورسمنٹ ایجنسیز پر، Sorry حملے جو ہیں وہ 130 ہوئے ہیں، 130 Incidents ہوئے ہیں، شہادتیں 25 ہوئی ہیں اور لاء انفورسمنٹ ایجنسیز کے لوگ جو ہیں وہ 37 زخمی ہوئے ہیں اور 44 سویلین شہید ہوئے ہیں اور جو سویلین زخمی ہیں وہ 61 ہیں، یہ وہ Statistics ہے جو ٹیررازم سے Related ہیں لیکن جو اسی پریڈ کے دوران Robberies ہوئیں، Murder ہوئے ہیں، Kidnappings ہوئیں، Car Snatchings کی ہوئی ہوں گی، سٹریٹ کرائمز کئے ہوئے ہیں، وہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں، اس دوران کوئی 48 Robberies ہوئی ہیں، Murders جو ہیں وہ 464 ہو گئے ہیں، یہ کوئی چار مہینے بنتے ہیں، یہ پورے Statistics چار مہینوں کے ہیں اور 76 Kidnapping ہوئی ہیں اور Car Snatching جو ہیں وہ 22 ہو گئی ہیں اور سٹریٹ کرائمز وہ 46 ہو گئے ہیں لیکن جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے، ہمارا ایک کلچر ہے، یہاں کرائمز جو ہیں وہ کرائمز ہیں جو رجسٹرڈ ہوئے ہیں، جو ڈاکومنٹ ہوئے ہیں، جو حکومتی ریکارڈ کے اندر موجود ہیں لیکن ہم اب سمجھتے ہیں کہ ہمارے اس ملک کے اندر اور ہمارا جو کلچر کے اندر بہت سی چیزیں رجسٹرڈ بھی نہیں ہوتیں، مثلاً میں کل کا ایک واقعہ آپ کو بتا رہا ہوں، یہ مجھے کل بتایا گیا کہ حاجی نسیم صاحب، نجیب کالونی تاج آباد پانچ دن سے اغواء ہوئے ہیں لیکن حاجی نسیم صاحب کی ابھی تک ایف آئی آر نہیں کٹی ہے اور بہت سے ایسے واقعات ہوں گے Kidnapping، Car Snatching، ٹارگٹ کلنگ کے بہت سے ایسے واقعات ہوں گے جو ریکارڈ پر نہیں آئے ہوں گے، اس لئے یہ جو Militancy کے دوران

Suicide bombing، ٹارگٹ کلنگ اس کی اندر جو تھوڑی بہت بہتری آئی ہے، اس کے بعد Complacency اختیار نہیں کرنا چاہیئے، یہ جو فگرز میں نے چار مہینے کے پڑھے ہیں، یہ بڑے فگرز ہیں، یہ بہت زیادہ فگرز ہیں لیکن اس کو اتنی Importance نہیں ملی ہے، Alarming ہیں، اس لئے ہمیں جب منسٹر صاحب جواب دیں گے تو میں ان سے یہ جو فگرز ہیں ان پر رسپانس مانگوں گا۔ جناب سپیکر، جب ہم پولیس لاء کو Amend کر رہے تھے، میں اس کمیٹی کا چیئرمین تھا تو ہمیں بتا دیا جاتا تھا کہ پولیس کو آپ Empower کریں گے، تو ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا ان کے اوپر چیکس ہوں گے، پولیس کو کیسے کنٹرول کیا جائے گا؟ تو ہمیں بتا دیا گیا تھا کہ وہ Democratically control ہوگی، Politically neutral ہوگی اور Institutionally accountable ہوگی، جو کل میرے دوست تاج محمد صاحب نے پرسوں میری پولیس کے رویئے کے بارے میں بات کی، ظاہر ہے وہ مجبور ہوئے ہوں گے اور انہوں نے اس ایوان کے اندر بات کی، ان بنچوں کے اوپر ایسے لوگ بیٹھے ہیں کہ وہ یہ Feel کرتے ہیں کہ یہ جو ٹریٹمنٹ ہے ڈیلی، یہ ٹریٹمنٹ ان کو تھانوں کے اندر اور آفسز کے اندر ملتی ہے، میں نے جو Outgoing آئی جی پی صاحب ہیں، جب ان کو پاورز ملیں، میں نے ان کو ایک ریکویسٹ کی تھی کہ دیکھئے یہ، پاورز ملنا تو آسان کام ہوتا ہے لیکن پاورز کو پھر سنبھالنا یہ بڑا مشکل کام ہوتا ہے، اس لئے جو آپ کو پاورز ملی ہیں آپ نے تو یہ کہا ہے کہ ہم Democratically controlled ہونگے، Politically neutral ہونگے، Institutionally accountable ہونگے، یعنی بڑے Lofty اور Ideal slogans تو ہو سکتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے اندر جب ایک میکنزم In-place نہ ہو اور اس کے اندر آپ نے پولیس کے اوپر چیک کا جو میکنزم اس لاء کے اندر ڈیزائن کیا ہوا تھا، Proposed کیا ہوا تھا جس کے اندر آپ نے ریجنل کمپلینٹ اتھارٹی بنانی تھی، جس کے اندر آپ کو ڈسٹرکٹ پولیس کا سیفٹی کمیشن بنانا تھا، جس کے اندر پراونشل پبلک سیفٹی کمیشن بنانا تھا، لاء منسٹر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ جو آپ کی مختلف باڈیز ہیں، ان کی Completion کس سٹیج میں ہے؟ مجھے لاء منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ جو آپ کی DRCs ہیں اس پر ہم اسمبلی کو کسچین بھی Put کریں گے آپ کی DRCs کی کیا پرفارمنس ہے، DRC کے اندر کونسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے پریزیڈنٹ، DRC کا چیئرمین کون بنتا ہے، کس طریقے سے بنتا ہے؟ جو Non official, non elected members ہیں وہ کیسے ہوتے ہیں؟ جناب سپیکر، میں معافی چاہتا ہوں لیکن اس لاء کے Enactment کے بعد تھوڑی سی Complacency

ہے جو یہ Overall situation کے اندر ان کو بہتری نظر آ رہی ہے اور تھوڑا سا Arrogance ہے پولیس کے رویئے کے اندر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو Attitude ہے الیکٹڈ ممبرز کے ساتھ، یہ خود پولیس کو Hit کرے گا، اس سے ان کو نقصان ہو گا اور اس کے اوپر اگر وہ Institutionally اس کو کنٹرول نہیں کریں گے تو یہ جو اسمبلی کے اندر اس اسمبلی نے ان کو Empower کیا ہے، اس اسمبلی کے اندر یہ ڈیبیٹ دوبارہ شروع ہو سکتی ہے کہ یہ اختیارات جو ان کو دیئے گئے یہ ان سے لئے جائیں، اس لئے جو پولیس کے لوگ ہیں وہ ہماری ان باتوں کو غور سے سنیں اور یہ ایک جو پریولج موشن آئی ہے، یہ ایک Tip of the iceberg ہے، یہ اس کے اندر جو لوگوں کے Grievances ہیں کمپلینٹس ہیں، اس کی طرف ایک اشارہ ہے، اس کے بعد بھی باقی آ سکتی ہیں، بہت سی چیزیں آ سکتی ہیں، سینیئر پولیس آفیسرز کے Against آ سکتی ہیں، اس لئے میں دو باتیں، میں اپنی باتوں کو Conclude کروں گا، ایک یہ کہ Complacency نہیں دکھانی چاہیئے اور ہمارے اب بھی بہت زیادہ دشمن ہیں، External بھی دشمن ہیں اور Internal بھی دشمن ہیں، میں کل دیکھ رہا تھا، یہ آئس کا نشہ ادھر تھا، کل کراچی کے اندر سٹرابری کی شکل میں نشہ اور مواد جو ہے، جو بچوں کو پیش کئے جاتے ہیں، وہ پکڑے گئے ہیں، ظاہر ہے یہ چیزیں اب بھی ہیں، ہماری سوسائٹی کو ڈسٹرب کیا جاتا ہے، ہر طریقے ڈسٹرب کیا جاتا ہے، اس لئے ہمیں Complacency نہیں دکھانی چاہیئے اور میں دوسری درخواست یہ کروں گا کہ جو پولیس کا جو Overall attitude ہے، اس کے اوپر ان کو نظر رکھنی چاہیئے اور الیکٹڈ لوگ، صوبائی اسمبلی کے ممبران، لوکل گورنمنٹ کے ممبران، پولیس، ہم ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں، ہمارے درمیان اگر ٹرسٹ نہیں ہو گا، ہمارے درمیان اگر ایک دوسرے کے ساتھ تعلق درست نہیں ہو گا، میں سمجھتا ہوں لاء اینڈ آرڈر درست نہیں ہو گا اور صوبے کے اندر اگر آپ کو عوام کی طرف سے تعاون نہیں ملے گا، آپ عوام کے ٹرسٹ اور Confidence کو Build نہیں کریں تو لاء اینڈ آرڈر درست نہیں ہو گا، اس لئے یہ تعلق بڑا Important ہے، پولیس کو لاء اینڈ آرڈر کی بہتری کے لئے اس پر سوچنا چاہیئے۔ میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں لیکن لاء منسٹر صاحب جو بھی ریسپانڈ کرے گا، پولیس کا 2016 لاء ہے، اس کے اندر جو انہوں نے لکھا تھا کہ پولیس Democratically control ہو گی تو مجھے بتائیں کہ کیسے Democratically control ہو گی Politicially neutral ہو گی اور Institutionally accountable کیسے ہو گی؟ اور یہ جو آر سیز، ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن ہے، پراونشل پبلک سروس

کمیشن ہے، یہ جو باڈیز ہیں ان کی کمپوزیشن ابھی کمپلیٹ ہوئی ہے، انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے کہ نہیں؟ شروع کر دیا ہے اور مجھے یہ بھی بتا دیا جائے کہ جو آپ کی DRCs ہیں، ان DRCs اس کے اندر جو Nominated Members ہیں، ان کے چیئرمین کا کیا پروسیجر ہے؟ اور میں نے جو فگرز Quote کئے ہیں، ان فگرز پر بھی ریسپانڈ کریں کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جو فگرز ہیں یہ Alarming نہیں ہیں؟ Thank you very much۔

جناب سپیکر: آپ وہ فگرز ان کو دے دیں، وہ اس وقت باہر گئے تھے، تاکہ ریسپانڈ کرنے سے پہلے وہ پڑھیں۔ میڈم نگہت، چلیں آپ کر لیں، اس کے بعد نلوٹھا صاحب کر لیں گے، پلیز نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مجھے ان سے ڈر بھی لگتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ڈرنے کی بات نہیں ہے، یہاں پر خواتین بھی ہیں اور خواتین کو بھی حصہ ملنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو پاکستان کی اور خاص طور پر جو خیبر پختونخوا کی پولیس ہے، ان کے جو شہداء ہیں، ہماری آرمی کے جو شہداء ہیں، ہمارے سویلین جو دہشتگردی کے نتیجے میں شہید ہوئے ہیں، میں ان کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر بہت سی باتیں ہوئیں پولیس کے بارے میں، ظاہر ہے کہ بہت اس میں نقصانات ہیں جو کہ پولیس کے Behavior کی وجہ سے، پولیس کے رویوں کی وجہ سے ہوتے ہیں لیکن جناب سپیکر، میں سمجھتی ہوں کہ میں صرف دس بارہ چیزیں یہاں پر آپ کے نالج میں لانا چاہتی ہوں اور اس کے بعد پھر لاء منسٹر سے آپ کی وساطت سے درخواست کروں گی کہ اس کا جواب مجھے دیا جائے کہ دہشتگردی میں جتنے بھی پولیس کے افسران اور پولیس کے اہلکار جو شہید ہوئے ہیں کیا ان کو ابھی تک وہ دہشتگردی کا معاوضہ مل گیا؟ پھر یہ ہے کہ ایک پولیس کا کوئی احتجاج نہیں ہوتا ہے، پہلی بات یہ ہے کہ پولیس میں کوئی احتجاج نہیں ہوتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر، ان کی کوئی یونین نہیں ہے، تیسری بات یہ ہے کہ پولیس کی تنخواہ میں کمی ہے، ڈیوٹی کے اوقات کوئی نہیں ہیں، ڈیوٹی پر اے سی، روم کولر یا پنکھا جیسا کہ ہم اے سی میں بیٹھے ہوتے ہیں، وہ کچھ نہیں ہے، اوور ٹائم کوئی نہیں لیتے، ہفتہ اتوار عید وغیرہ کے دوران ان کو سرکاری چھٹی نہیں ہوتی، سپیشل ڈیوٹی الاؤنس کوئی نہیں ہے جناب سپیکر، سرکاری گھر کوئی نہیں ہے کسی پولیس والے کے پاس، ہاؤسنگ سکیم کوئی نہیں ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ایجنڈے پہ ہی ہوں، ایجنڈے سے باہر نہیں ہوں، ریسک الاؤنس کوئی نہیں ہے۔ اب جناب سپیکر، میں آتی ہوں اس بات پہ کہ پولیس کے لئے، یہ ہاؤس ہے، اس ہاؤس کا ہر ایم پی اے، چیف منسٹر جو کہ چیف ایگزیکٹیو آف پراونس ہے، یہاں جو بھی وزیر داخلہ، میرا خیال ہے یہ چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے جو کہ ہاؤس میں تشریف فرما ہی نہیں ہوتے ہیں، میرا خیال ہے کہ سارے محکمے اگر اٹھا کر، یہ میری ایک Suggestion ہے جناب سپیکر، خاص کر یہ جو داخلہ کا محکمہ ہے، یہ اٹھا کر اگر سلطان خان کو دے دیا جائے، بلکہ بہت سے اور بھی محکمے ہیں، تو میرا خیال ہے کہ وہ Cover کر لیں گے (تالیاں) ہاں ان کے ساتھ چیف منسٹر کا نام نہیں ہو گا لیکن وہ Cover کر لیں گے جناب سپیکر، کیونکہ ہم نے ان کو باقاعدگی سے یہاں پہ بیٹھے ہوئے دیکھا ہے، ہم نے ان کو جانفشانی سے کام کرتے ہوئے دیکھا، ہم نے ہر محکمے کے سوال کا جواب ان کو دیتے ہوئے دیکھا۔ جناب سپیکر، پولیس کے پاس فرانزک لیب کوئی نہیں ہے، یہاں کوئی بھی ایسی بات ہوتی ہے تو اسے لاہور لیب میں بھیجا جاتا ہے، جناب سپیکر، یہاں پر یہ Well equipped نہیں ہے، کاغذ کسی تھانے میں موجود نہیں ہے، پٹرولنگ کے لئے پٹرول نہیں ہے جناب سپیکر، وائرلیس کوئی نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں) اسی بات پہ آتی ہوں ناسر۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ طریقہ پھر، میرا خیال ہے، منور خان صاحب۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please, address to Chair.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جب آپ تقریر کے لئے اٹھیں گے تو پھر مجھ سے آپ تقریر کر کے دیکھ لیں، میں انہی باتوں کی طرف آ رہی ہوں کہ جو کمزوریاں گورنمنٹ کی ہیں، میں ان ہی کی بات کر رہی ہوں، آپ کو شاید یہ پتہ نہیں ہے کہ جس چیز کی وجہ سے آج پولیس پر آپ لوگ یہاں پر تنقید کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Address the Chair.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ اور بعض ایسی چیزیں ہیں کہ جن کی وجہ سے پولیس بے بس ہے جناب سپیکر، یہاں جب یہ لوگ اٹھتے ہیں (قطع کلامیاں) آپ ان کو کوئی رولنگ نہیں دیتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ ہی کے ساتھی ہیں، یہ آپ ہی کے دوست ہیں، ٹریژری بینچ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں، اپوزیشن لیڈر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ مجھ سے (مداخلت) بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: Cross talk نہ کریں، ریکوزیشن بھی آپ ہی کی ہے اور آپ آپس میں ہی لڑ رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، انہوں نے میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ اپنی باری پہ، پولیس پر جتنی بھی تنقید کر سکتے ہیں کریں لیکن شاید ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ جو چیزیں ہم بجٹ میں دیتے ہیں، یہ جو ہمارا پیسہ ہے، یہ ہمارے عوام کا پیسہ ہے، جو ہم بجٹ ان کو دیتے ہیں تو وہ جاتا ہے، آئی جی پی کے پاس، میں نچلے طبقے کی بات نہیں کر رہی ہوں، میں اس طبقے کی بات کر رہی ہوں کہ جو کنٹرول کر رہا ہے کیونکہ آپ دیکھتے ہیں کہ جو دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں، کیا ان کا کوئی اختیار ہے، کیا اس میں ان کا کوئی اختیار ہے؟ اس بیچارے کو جب تنخواہ صحیح نہیں ملے گی، ان سے جب ڈیوٹی آورز زیادہ لیا جائے گا، ان کو جب Equipped نہیں کیا جائے گا جناب سپیکر، یہ چیف منسٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ پولیس کو جو بجٹ یہاں سے دیا جاتا ہے، اس کو اپنی نگرانی میں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Good suggestion for the improvement of Police. Thank you very much, Nighat Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میری بات تو کمپلیٹ نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب، آپ کا ٹائم Over ہو گیا۔ جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کا، یہ ایک اہم ایشو پر آج آپ نے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ کل بھی جناب اپوزیشن لیڈر صاحب اور تمام ممبران نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جناب سپیکر (قطع کلامی) جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پہلے ہاؤس In order کریں، پہلے ہاؤس In order کریں۔

جناب سپیکر: ہاؤس ان آرڈر ہے جی۔

سردار اورنگزیب: سر، یہ میری ذمہ داری ہے جناب سپیکر، یہ چھوڑ دیں، یہ ہاؤس In order ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب، آپ یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ Please, take your seat.

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، میں جب بات کروں گا تو ان شاء اللہ یہ ہاؤس In order ہو جائے گا۔ سپیکر صاحب! بعض ایشو اس صوبے کے ایسے ہیں، اس ملک کے ایسے بعض ایشو ہوتے ہیں کہ جن کے اوپر ہمیں سیاست سے بالاتر ہو کر بات کرنا ہوگی۔ جس طرح یہ اس ایشو کے اوپر آج بحث جاری ہے یا کل سے جاری رہی ہے، امن وامان ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جو اس صوبے کی تمام سیاسی جماعتوں کا مسئلہ ہے سپیکر صاحب، تمام ممبران اسمبلی کا مسئلہ ہے، اپوزیشن لیڈر صاحب کا مسئلہ ہے، قائد ایوان صاحب کا مسئلہ ہے، میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، ہمارا صوبہ ایسے حالات سے گزرا ہے کہ یہاں پر چند ضلعوں کے اوپر ہماری حکومت کی رٹ قائم تھی اور خیبر پختونخوا کے پچاس سے ساٹھ ہزار لوگوں کی قربانیاں دینے کے بعد، پاکستان آرمی کے ایک جوان سے لے کر اعلیٰ افسران تک قربانیاں دینے کے بعد جناب سپیکر صاحب پولیس، محکمہ پولیس کی قربانیاں دینے کے بعد، سیاست دانوں کی، ایم پی ایز کی، ایم این ایز کی قربانیاں دینے کے بعد، وکلاء، تاجر تنظیمیں، علماء کرام اس صوبے کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے قربانیاں دیں، تب جا کر ہمیں یہ تھوڑا سا امن نصیب ہوا۔ سپیکر صاحب، یہ امن وامان خیرات میں ہمیں نہیں ملا، ہمارا صوبہ دہشتگردی کی لپیٹ میں جل سڑ گیا جناب سپیکر صاحب، آج ہم اس کے اوپر بالکل سیاست نہیں کریں گے، ہم امن وامان کے قیام کے لئے ہر سیاسی جماعت، حکومت اگر سیریس ہے، اگر حکومت سیریس ہے، لاء منسٹر صاحب سیریس ہیں حکومت سیریس ہے تو ہم ان کے ساتھ امن قائم کرنے کے لئے کھڑا ہونے کے لئے تیار ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہر حکومت کو چاہیئے جس جماعت کی حکومت ہو اس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے عوام کو، وہ اپنے صوبے کے عوام کو تحفظ فراہم کرے، امن وامان قائم کرے، یہ حکومت کی جناب سپیکر صاحب، اولین ترجیح ہوتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب، جب تک صوبے میں امن قائم نہیں ہوگا، اس وقت تک نہ خیبر پختونخوا ترقی کر سکتا ہے نہ یہاں پر خوشحالی آ سکتی ہے، اس کی پہلی شرط امن وامان ہے۔ سپیکر صاحب، جب بھی باہر سے (قطع کلامی) کوئی بات نہیں ہے جناب سپیکر، یہ حکومت سیریس نہیں ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ چاہتے ہیں کہ صوبہ خیبر پختونخوا مسائل کی دلدل میں پھنستا رہے سپیکر صاحب، یہ بہت اہم ایشو ہے، اگر ہمارا صوبہ امن کا گہوارا بن گیا، یہاں پر Investors آئیں گے، یہاں پر سیاح آئیں گے اور، صوبے کے اندر خوشحالی آئے گی جناب سپیکر صاحب، سابقہ حکومت نے بھی اور چیف منسٹر صاحب نے جو پولیس ایکٹ 2016 لایا تھا، میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر

صاحب، جس طرح آئی جی خیبر پختونخوا کو جو اختیارات دیئے گئے، کسی بھی ادارے کے اوپر چیک اینڈ بیلنس ضرور ہونا چاہئیے اور اختیارات کے ساتھ ساتھ محکمہ پولیس کو جناب سپیکر صاحب، کیا حکومت نے جدید اسلحے سے لیس کیا؟ جناب سپیکر صاحب، کیا حکومت نے وہ تیز رفتار گاڑیاں جو آج کل دہشتگرد اور سمگلروں کے پاس ہیں، کیا وہ بھی پولیس کو دے دیں؟ جناب سپیکر صاحب، کیا پولیس کو وہ نفری بھی دے دی جس کی کمی خیبر پختونخوا میں محسوس کی جارہی تھی؟ جس طرح اب بھی جناب سپیکر، ہزارہ ڈویژن کے اندر میں یہ سمجھتا ہوں کہ 2000 سے 2200 کی نفری کی کمی محسوس کی جارہی ہے، جب کوئی وی آئی پی مومنٹ ہوتی ہے جناب سپیکر صاحب، گو کہ ابھی تو میرے خیال کے مطابق موجودہ حکومت نے پروٹوکول سسٹم ختم کر دیا ہے لیکن جب میرے ضلع ایبٹ آباد میں صدر پاکستان صاحب گئے تو ساری پولیس اس کے پروٹوکول کے اوپر لگی ہوئی تھی اور حویلیاں کے اندر افراتفری کا سماں تھا پولیس کی غیر موجودگی میں، جناب سپیکر صاحب، یہ ساری چیزیں جب پولیس کو دے دی جائیں اور جو بات میں نے کی ہے کہ کسی بھی ادارے کے اوپر چیک اینڈ بیلنس جب نہیں ہوگا تو پھر تاج محمد ترند صاحب کو، مجھے، تحریک استحقاق اس ہاؤس میں لانا پڑے گی جناب سپیکر صاحب، ہم بالکل یہ نہیں کہتے، کوئی ممبر اسمبلی کسی ایس ایچ او کو، کسی ڈی ایس پی کو کبھی یہ نہیں کہے گا کہ کسی سمگلر کو، چور کو، شرابی کو، ڈاکو کو آپ چھوڑیں یا کوئی بھی ممبر اسمبلی اس کی سفارش نہیں کرے گا لیکن اس ایکٹ کے پاس ہونے کے بعد جناب سپیکر صاحب، جو ہمارے علاقے کے شریف لوگوں کے ساتھ، شریف لوگوں کے ساتھ زیادتیاں ہوتی ہیں، خدا کی قسم ایم پی اے اس کے لئے بھی ایس ایچ او کو فون نہیں کر سکتا ہے اور اگر کوئی ایم پی اے کسی جائز کام کی سفارش کرتا ہے تو اس کا الٹ کیا جاتا ہے جناب سپیکر، میں آپ کو اپنے علاقے کی مثال دوں گا، یہ دہشتگردی اس صوبے کا ایک بڑا ایشو تھا جو ختم ہو چکا ہے، اتنے بڑے اختیارات ملنے کے بعد محکمہ پولیس کے اوپر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، پھر بھی جناب سپیکر، پچھلے چھ مہینوں سے، حویلیاں میں خدا کی قسم حکومت نام کی کوئی چیز نظر نہیں آرہی، سات قتل پولیس چوکی کے اندر سپیکر صاحب، ہوئے ہیں، یہ کس کی نااہلی ہے؟ مثالی پولیس کی نااہلی ہے جناب سپیکر، کل چھ قتل لنگڑا میں ایک دن میں ہوئے ہیں اور پچھلے تین مہینوں میں جناب سپیکر صاحب، درجن سے زائد قتل ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں پوچھنا چاہتا ہوں اس فریال بی بی کا جو تین سال کی بچی جس کی بات یہاں پر ہاؤس میں، تمام ممبران کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اٹھائی تھی، آپ نے مہربانی کی، آپ اس کے گھر میں گئے، ابھی تک فریال کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے ہیں جناب سپیکر، یہ دہشتگردی

کی بنیاد ہے، اس سے آگے پھر لوگ فیصلے خود کرنے کے لئے باہر نکلتے ہیں، جناب سپیکر، میرے حلقہ باغ کے اندر ایک نوجوان کا گھر جلایا گیا، اس کی والدہ کو جلایا گیا، وہ انصاف کے لئے ایف آئی آر کٹوانے آیا، اس کی کسی نے ایف ائی آر نہیں کاٹی، اس کو کوئی انصاف نہیں ملا اور وہ جہادی تنظیموں کے ساتھ چلا گیا، چھ مہینے ان کے ساتھ رہا، اب سپیکر صاحب، تین قتل وہ کر چکا ہے، اس نے کہا میرا ٹارگٹ چھ بندے ہیں، مجھے بتاؤ اس کو یہ قتل کرنے کے لئے، جب انصاف نہیں ملا، تو تب اس کو ضرورت پڑی، ابھی تک پولیس اس کو گرفتار نہیں کر سکی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈی آئی جی ہزارہ محمد علی صاحب کے جانے کے بعد کچھ محسوس ہوا ہے کہ ہزارہ ڈویژن اور پی کے 37 میں بھی حکومت نام کی کوئی چیز ہے جناب سپیکر، ہم بالکل ایس ایچ او، ڈی ایس پی، ڈی آئی جی، کو کوئی ممبر نہیں کہتا، اس ایس ایچ او کو ٹرانسفر کرو، اس محرر کو ٹرانسفر کرو، اس اے ایس آئی کو ٹرانسفر کرو، ہم کیوں کہیں؟ صرف برائے مہربانی ان لوگوں کی تکلیف، جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں تو ہمیں دیکھ کر ان کے اوپر رونا آتا ہے۔ جناب سپیکر، اغواء کی واردات میرے علاقے میں ہوئی ہے، ایک شادی شدہ بچی کو آج سے چار دن پہلے اغواء کیا گیا، ابھی تک جناب سپیکر، اس کے خلاف پولیس چھاپے مارنے کے لئے نہیں گئی، کس کا قصور ہے؟ یہ مثالی پولیس؟ ہم چاہتے ہیں ان کو سب کچھ دیا جائے، ہم پولیس سے کوئی غلط کام نہیں کروانا چاہتے لیکن ہم خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس سے یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو انصاف دیں، جس طرح اغواء برائے تاوان کی جو وارداتیں ہوئی ہیں، عنایت اللہ خان صاحب نے دوسرے جرائم کی یہاں پر تعداد بتائی ہے جو صوبے کے اندر بڑھے ہیں جناب سپیکر، مثالی پولیس کو اختیارات ملنے کے بعد وارداتیں بڑھی ہیں، اس کے اوپر کون کنٹرول کرے گا؟ اور میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، کہ انصاف کے تقاضے جب پورے نہیں کئے جاتے تو پھر یہ جرائم بڑھتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> سپیکر صاحب، اگر دو باتیں کرنے دیں تو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کافی ہو گئی ہیں نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> چلو ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی نمبر ہے، شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر، میرے خیال میں میرا نمبر تھا، بات کرنے کا۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے پاس نام آئے ہوئے ہیں، میں اسی ترتیب سے بلا رہا ہوں۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه سپیکر صاحب، یقیناً چې ډیر مهم ټاپک دے او په دې ټاپک باندې زما په خیال چې څومره پارلیمانی غړو خبره اوکړه نو کمه ده، زه ثناءالله صاحب، جی (صاحبزادہ ثناءاللہ رکن اسمبلی سے) زه سپیکر صاحب یو ډیر مهم ایشوز طرف ته ستاسو پام راګرځول غواړم او هغه دا چې اول خو زه تاسو ته سپیکر صاحب دا ګزارش کوم چې زمونږه هوم ډیپارټمنټ-----

جناب سپیکر: یہ انٹرپریٹر کدھر ہے،انٹرپریٹر پلیز، میرے خیال میں سو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ شگفتہ ملک: مننه سپیکر صاحب، زه د ټولو نه اول خو ستاسو مننه کوم چې تاسو دومره مهم ټاپک باندې ما له موقع راکړه چې په دې باندې خبره اوکړو۔ سپیکر صاحب، اول خو زما دا ګزارش دے چې کنسرنډ ډیپارټمنټ چې کوم دے نو پکار دا ده چې هغه زمونږه د پارلیمان غړی چې دی هغوئ ته بریفنګ ورکړی چې په دې ملک کښې، په پختونخوا کښې د امن و امان څه صورتحال دے؟ او تیر پنځه کاله چې کوم دی هغې کښې ټارګټ کلنګ څومره شوې دی؟ زمونږه چې څومره د ماشومانو دلته خبره اوشوه، څومره ریپ کیسز شوې دی؟ زمونږ هغه ماشومانې، هغه جینکئی چې د هغوئ Murders شوې دے، هغوئ ژوندئ سوزولې شوې دی او داسې نور واقعات چې دی ډیر زیات شوې دی، نو پکار دا ده چې زمونږ کنسرنډ ډیپارټمنټ چې دے هغه د دې پارلیمان غړو ته په دې باندې ډیټیل سره بریفنګ ورکړی ځکه چې ما کتلی دی چې په دوه میاشتو کښې، په تیرو دو میاشتو کښې لس داسې واقعات اوشو چې په هغې کښې د پولیو ټیم باندې حمله اوشوې، فائرنګ اوشو، زمونږ یو ډیر معزز جج چې دے په هغوئ باندې فائرنګ اوشو، دې سره سره زمونږپولیس چې هغه په ډی آئی خان کښې، په لکی مروت کښې، هغوئ باندې ټارګټ او هغه زیات تر شهیدان او زخمیان کړے شو، دا ټول دا سې صورتحال دے سپیکر صاحب، چې مونږه دا منو چې پختونخوا صوبه چې ده دا فرنټ لائن صوبه ده، مونږ دا منو چې مونږ د ټیررازم ښکار صوبه یو، مونږه دا منو چې پښتون چې دے دا وورستوپاتې قوم نه دے بلکه پښتون قام چې دے دا قصداً عمداً وورستو

پاتې کړے شوے دے۔ زه دا خواست کوم چې سیف پراجیکټ چې کوم وو، سیف سټي پراجیکټ چې وو، په هغې باندې چې څومره لګښت راغلے دے او په هغې باندې چې څومره کار شوے دے، نو مونږ ته دے د مهم اوویلے شي چې په هغې کښې دوئی د کیمرو خبره کړې ده چې مونږ کیمرے ځائے په ځائے نصب کړې دي خو تاسو اوګورئ جي چې په یونیورسټۍ کښې، سټوډنټس دي او هلته سبق وائي، داسې کیسونه مونږله مخې ته راغلي دي چې د هغوئ نه لګیا دي غلاګانې کیږي، سټریټ کرائمز لګیا دے خو چې کله هغه ځوانان بیا دا تپوس اوکړي نو وائي چې کیمرے خرابې دي، نو دا هم معلومات کول پکار دي چې تاسو دومره زیات فنډونه ورکړئ، تاسو یو پراجیکټ شروع کړو او هغه ناکامه شي، دې سره سره سپیکر صاحب، زمونږه لوکل ګورنمنټ چې کوم پي ډي اے وه اؤ په هغه وخت کښې زمونږه ډي جي سلیم وټو صاحب وو، نو هغوئ یو پراجیکټ شروع کړے وو، Same دا پراجیکټ چې کوم Safety والا دے، Same دا پراجیکټ چې کوم د پولیس کار دے، هغه کار چې هغه د پولیس پکار دے هغه زمونږه د پي ډي اے ډیپارټمنټ، چې دهغوی کار دا دے چې هغه به سړکونه جوړوی، نو هغوی هم داسې یو پراجیکټ شروع کړے وو، په هغې باندې هم هغوی فنډونه اخستې دي، خو اوسه پورې د هغې پته او نه لګیده چې هغوی څه Activities کړي دي۔ زه جي دا وئیل غواړم چې زمونږه په یونیورسټئ کښې چې کوم آئس نشه کیږي، او د هغې سره سره زمونږه په دې صوبه کښې زمونږه دا ځوانان چې کوم دي دا د دغې نشئ ښکار کیږي، اوسه پورې د دې د مخ نیوې د پاره د حکومت سره هیڅ قسمه پلاننګ نشته ځکه چې کله دا ځوانان دغسې نشو کښې اخته شي نو بیا د سټریټ کرائم چې دے دا د دغې وجې ده چې بیا دغه ځوانان Financially د هغوی ایشو راشي۔ نو دا یو ډیر زیات مهم ایشو ده۔ د دې سره سره سپیکر صاحب، Overall چې کوم دے، د لوکل ګورنمنټ ما خبره اوکړه زه یقیناً چې زمونږه دا پولیس ډیپارټمنټ چې دے، د هغوی مسئلې ډیرې زیاتې دي، یقیناً چې پولیس چې دے هغه په فرنټ لائن دے او زمونږه ځوانان چې دي هغوی ډیرې زیاتې قربانئ ورکړې دي، که د سویلین سره سره زمونږ ټول ځوانان چې دي هغوی ډیرې زیاتې قربانئ ورکړې دي خو

زه دا وایم چې اوس مونږه ډیر زیات Facilities هم پولیس ته ورکړی دی نو پکار دا ده چې زمونږه دا Relevant department چې کوم دے چې دوئی دا خبره کلیئر کړی چې آیا دا کوم صورتحال دے، په دې باندې اوس د حکومت د طرفه څه پلاننګ روان دے؟ سپیکر صاحب، ډیره د افسوس خبره ده، دلته د وقار ورور خبره هم او شوه چې نن کومه حادثه شوې ده، مونږ جی، چې تر څو پورې د نیشنل ایکشن پلان خبره دلته کیږی، په هغې باندې عمل درآمد نه وې شوې۔ تر څو پورې چې د پختون قوم چې دهغوی دا وینه چې توئی شوې ده، تر څو پورې چې دهغې خبره نه وې شوې، په هغې باندې۔ هغه نیشنل ایکشن پلان چې د هغې مقصد دا وو چې دا حالات چې کوم دی دلته خلق وائی چې دهشت گردی نشته، دلته اوس امن راغلے دے، هغه ځوانان چې هغوئ قربانئی ورکړی دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ کریں،پلیز۔

محترمہ شگفتہ ملک: هغه ځوانان چې هغوی قربانئی ورکړی دی، که هغه د پولیس دی، که هغه زمونږ د سیاسی گوندونه دی، که هغه زمونږ عام وغړی دی، زه دا خواست کوم چې د هغوی وینه چې ده هغه ضائع لاړه، هغه ځوانان چې هغه د بشیر بلور، هغه د هارون بلور، هغه د ملک سعد، هغه د صفت غیور، هغه د ډی آئی جی عابد (تالیاں) دا هغه ځوانان وو چې هغه د دې خاورې ځوانان وو او د دې خاورې ځوانانو د دې خاورې د پاره قربانی ورکړې دي چې مونږ به صرف لاس اوچتوؤ، مونږ به صرف دعاګانې کوؤ، چې خدائی د اوبخښی او بس۔ زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې د حکومت سنجیدگی نه وی، تر څو پورې د دې ځوانانو د پاره آواز پورته کولو د پاره د حکومت Well نه وی، نو زما په خیال په دې اسمبلئی کښې ناسته او هر یو داسې کس چې دے، هغه به راځی، زه په آخره کښې۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, Shagufta Malik Sahiba, your time is over.

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، زه په آخره کښې هغه ټولو شهیدانو ته یو شعر وایم، وائی:

ے شهیده خور د په گولو سوری ټټر نه قربان

چې پرې آسونه دا نګيدلې هغه سر نه قربان
خدايه سپرلې کړې چې دا سرې وينې ګلونه شی بيا
د خوئيندو مئيندو لوپټې سره نشانونه شی بيا

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ حمیرا خاتون صاحبہ، ایم پی اے، پلیز، مائیک کو کھولیں، جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ سپیکر صاحب، چونکہ یہ اہم اور کلیدی کردار ہوتا ہے، امن وامان ہی کے ساتھ ہماری نئی نسلیں اور ان کے پروان چڑھنے کا سارادارومدار اسی پر ہوتا ہے، میں پچھلے دنوں، چونکہ ابھی سکولوں کا سیشن ختم ہوا ہے اور کچھ تقریبات میں میں نے شرکت کی تھی تو اس میں یہ دیکھ کر نہایت افسوس اور پریشانی ہوئی کہ تمام بچوں نے بم بلاسٹ اور پسٹل اور کلاشنکوف والے ڈرامے اور سکرپٹس تیار کئے تھے، اس کا مطلب یہ ہے کہ لاشعوری طور پر ہماری نئی نسل جو ہے، ہم جس صورتحال سے گزر رہے ہیں، اسی کا شکار ہو رہے ہیں اور بچے بھی اس کو ذہنی طور پر لے رہے ہیں اور خود آپ سوچیں کہ کسی معاشرے کا اگر بچہ اس امن وامان کا شکار ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اس معاشرے میں کیا صورتحال ہوگی؟ لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ امن وامان کی صورتحال نہایت ہی تشویشناک ہے اور جس کا سامنا ہمارے صوبے کے جید عالم دین مولانا سمیع الحق صاحب کو وفاقی دارالخلافہ اسلام آباد میں شہید کیا گیا لیکن پانچ مہینے گزرنے کے باوجود قاتلوں کا سراغ لگانے میں حکومت تاحال ناکام ہے۔ پشاور کے حاضر پولیس سروس ایس پی طاہر داوڑ کو اغواء کیا جاتا ہے اور افغانستان سے اس کی لاش ملتی ہے اور پانچ مہینے بعد بھی ان کے قاتلوں کا کوئی اتاپتا معلوم نہیں ہوتا۔ ایسے ہی ایک بہت ہی نڈر اور باکردار ہارون بلور جیسے سیاستدان سے ہم محروم ہو جاتے ہیں، آپ خود سوچیں جناب سپیکر، ایسے معاشرے کا عام شہری کیسے خود کو محفوظ تصور کرے گا کہ جس حکومت میں قومی سطح کے لیڈر اور خود قانون نافذ کرنے والے ادارے کا ایک انتہائی اہم پولیس آفیسر غیر محفوظ ہو تو اس معاشرے کے عام شہری کے تحفظ کا اندازہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں امن وامان سے متعلق عوام میں تشویش کی لہر موجود ہے، حکومت امن وامان کی بہتری کے لئے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات اٹھائے، سٹریٹ کرائمز پر قابو پانے کے لئے پولیس میں جزاوسزا کے عمل کو عملی جامہ پہنایا جائے اور میں اپنی بات کو ختم کرتی ہوں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Madam, reading is not allowed, extempore, paper reading is not allowed. بات کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی میں اپنی بات ختم کرتی ہوں، ایک منٹ، کوہاٹ کی صائمہ صاحبہ اور مردان کی ہماری بچی اور ایک ہماری ڈی آئی خان کی بچی جس کے ساتھ انتہائی زیادتی اور غلط ایک Trial کیا گیا، اس کے لواحقین اور ہم سب ان کے مجرموں کی سزا کے منتظر ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Shakeel Bashir Khan Sahib, MPA. ان کا مائیک آن کریں۔

جناب شکیل بشیر خان: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، حکومت کا یہ خیال تھا کہ پولیس کو اختیارات دینے کی وجہ سے جرائم کی شرح میں کمی آجائے گی، امن وامان کی حالت بہتر ہو جائے گی لیکن بد قسمتی سے اختیارات ہونے کے باوجود نہ جرائم کی شرح میں کمی آئی نہ امن وامان کی حالت بہتر ہوئی، بلکہ بیلنس آف پاور ڈسٹرب ہوا۔ ڈی ایم جی آفیسرز کے پاس اختیارات نہ ہونے کے برابر ہیں، آپ اگر ڈی سی کے پاس جائیں تو وہ فریاد کرتے ہیں کہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں، سارے اختیارات ڈی پی او کے پاس ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں چارسدہ کی بات کروں گا، بااختیار پولیس ہونے کے باوجود ایک آدمی کو پیشی کے لئے تنگی کچہری لایا جاتا ہے اور اس کو پولیس کی نگرانی میں، پولیس کی موجودگی میں قتل کیا جاتا ہے، تھانہ پڑانگ میں ایک ملزم کو قتل کیا جاتا ہے، ملزم کے ورثاء الزام لگاتے ہیں کہ پولیس نے اس کو قتل کیا ہے، پولیس والے الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے خودکشی کی ہے، دونوں صورتوں میں پولیس کی نااہلی ہے اور پھر پولیس کے آفیسرز کو بچانے کے لئے صرف سول جج کو انکوائری آفیسر مقرر کیا جاتا ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ کم از کم ایک ایڈیشنل سیشن جج کو انکوائری آفیسر مقرر کیا جاتا جناب سپیکر، ہمارا بلدیاتی ایک ڈسٹرکٹ ممبر ہے، آٹھ مہینے تقریباً ہوئے ہیں، ان کی گاڑی چوری ہوتی ہے، ابھی تک اس کا سراغ نہیں ملا، جناب سپیکر، پروٹوکول کے لحاظ سے اگر آپ دیکھیں تو ان کے ساتھ ان کی سکیورٹی کے لئے ایک یا دو سپاہی ہوتے ہیں، ہمارے وزیر محترم سلطان خان ہمارے بھائی ہیں، یہ جب چارسدہ کے دورے پر آتے ہیں تو ان کے ساتھ پولیس موبائل میں دو یا تین پولیس والے ہوتے ہیں اور ادھر آپ ڈی پی او کو دیکھیں کہ اگر وہ کہیں جارہا ہو تو آگے اور پیچھے موبائیلیں ہوتی ہیں، تو سپیکر صاحب، یہ وہ باتیں ہیں جو میں کہنا چاہ رہا تھا، خدارا یہ پولیس جو اختیارات کے مالک ہیں، ٹھیک ہے پولیس کی قربانیاں بھی ہیں، ان میں صفت غیور اور ملک سعد جیسے بہادر اور ایماندار لوگ بھی تھے لیکن اس میں انوار راؤ اور ساہیوال والے واقعے والے افسران کی کمی نہیں ہے (تالیاں) تو خدارا پولیس کو اپنے رویہ پر غور کرنا چاہیئے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ حاجی بہادر خان صاحب، ایم پی اے۔

جناب بہادر خان: ورکوئ، پروتو کول ورکوئ، د خدائی په خاطر دا قیصه پریږدئ، ټهیک ټاک خلق یئی، ستاسو شکریه شکریه، امن و امان څو پورې چې تعلق ساتی، یقیناً چې ښه پولیس افسران وی په هغه علاقه کښې امن و امان هم وی، وختی چې واکدار، چاروا کې چې چا سره وی هغه ټهیک ټاک خلق وی، هغه پکښې تور سپین نه کوی، یقیناً چې په هغه ملک کښې به بیا امن و امان وی۔ تیر شوې وخت کښې چې پولیس یا دا باجوړ لیوی یا هغه وخت سره دا تحصیلدار او یا بیوروکریټ یا هغه وخت سره د دهشت گردئی په وخت کښې د هغه سره د علاقې مشرانو یا سیاسی مشرانو څومره قربانئی ورکړی دی، هغوی ته خراج تحسین پیش کوؤ، چې څومره دلته پولیس قربانی ورکړی ده، څومره دلته سیاسی مشرانو قربانی ورکړې ده، دغه هومره د باجوړ لیوی قربانی هم ورکړې ده، د باجوړ انتظامیې هم قربانی ورکړې ده، دغه وخت سره په دې علاقه کښې، په دې صوبه کښې په دغه ایجنسیانو کښې چې امن و امان راغلے دے، هغه د دې پولیس د قربانئی وجه ده، هغه د دې مشرانو د قربانئی وجه ده، هغه د باجوړ د لیوی د قربانئی وجه ده، هلته کښې داسې څوک نه دی مړه چې نن دا کومه سختی څوک لگوی، هغه خلقو د دغه دهشت گردئی او د دغه تور قانون نه تنگ وو، پخپله خوښه ئې په دې صوبه کښې ځان ضم کړے دے او ستاسو نه ئې د دې صوبې سره ورور ولی غوښتې ده، نن زه نه پوهیږمه چې د باجوړ لیوی چې څومره قربانی ورکړې ده، دومره فوجی نه ده ورکړې، دومره بل چا نه ده ورکړې، نن هغه د ځان سره پولیس ضم کوی، هغوئ سره ډی پی او خپل شته دے، د هغوئ سره صوبیدار دے، سب انسپکټر او د انسپکټر برابر خلق شته دے۔ په هغې کښې چې کوم سپاهیان دی، یا کوم د هغوی پوسټ دے، هغه د دې پولیس نه یقیناً چې ښه ډیوټی کوی، د غر د سره اوس هم سړې را کوزه وی، په هغه علاقه کښې صحیح امن و امان دے، هیڅ داسې څه بگړی نشته دے، نن تاسو د هغوی نه چې هغوی دا قانون غوښتے دے چې یره په دې صوبه کښې په پیښور کښې کوم قانون دے، دا تاسو په مونږ هم لاگو کړئ، اوس تاسو ئې په پیښور کښې خوښوئ او تاسو ئې په باجوړ کښې نه خوښوئی، د باجوړ جج صاحب په تیمرگره کښې ناست دے، هلته څه پرابلم دے چې تاسو کښېنولې دے،

پکار دہ چې جج صاحب دې نیغ لاړ شې د باجوړ د ډی سی پہ کرسئی کښې، د ډی سی سرہ کښینی۔ ښہ ہر څہ موجود دی، ښہ تحفظ شتہ دے، سیکیورټی شتہ، پکار دہ چې دغہ لیوی چې څومرہ خدمات کړی دی چې ھغوی تہ تر دې وختہ پورې د دھشت گردئی معاوضہ نہ دہ ملاؤ شوې او نہ ھغہ مشرانو تہ ملاؤ شوې دہ، پہ ھغې ځائې کښې مشرانو ہم قربانی ورکړې دہ ددې خپلې صوبې د پارہ، ددې پښتنو د خپل قام د پارہ او دې لیوی ہم ورکړې دہ۔ پکار دہ چې څومرہ قربانی دې پولیس ورکړې دہ، څومرہ قربانی لیوی ورکړې دہ، پکار دہ چې د دې برابر ھغې تہ د ھغہ دھشت گردئی معاوضہ ہم ملاویږی او ھغې تہ ھغہ مقام ہم ورکړے شې چې کوم نن دلتہ د پولیس سرہ دے، بالکل بہ ټھیک ټھاک چلیږی۔ دغہ ډی سی چې تاسو نن گورئی نو باجوړ کښې ھیڅ قانون نشتہ، ھغہ ایف سی آر ہم ختم شوے دے، دا قانون ہم نشتہ او ھلتہ آوارہ گردی دہ چې چا څہ اوکړل ھغہ اوکړل، د دې وخت چارواکو تہ دا درخواست کوؤ چې تاسو پہ دوئی رحم اوکړئ، ھیڅ داسې خبرہ نشتہ دے کہ تاسو باندې څوک څرمنې څنډی یا پخپلہ دا حالات خرابول غواړئ، نو بیا بہ گورئې دا کوئ چې تاسو بہ ترې جج جدا ساتئی، تاسو بہ وایئی دا لیوی دہ، دا پوھیږی نہ پوھیږی، دا اخلو دا نہ اخلو، پہ دیکښې ځان تہ حالات خرابوئی او پہ دې علاقہ کښې بہ امن و امان خراب کړئ، څو پورې چې د پولیس تعلق دے مونږ دوئ تہ دا درخواست کوؤ چې تاسو د دھشتگردئی د پارہ، ددې قام د پارہ ډیرې زیاتې قربانیانې ورکړی دی خو تاسو کښې بعض افسران داسې د نشیانو اډې ہم ساتی، ھغہ پہ علاقہ کښې د ډاکوانو سرہ مل ملاپ ساتی، *(تالیاں)* ھغہ د سمگلرانو سرہ مل ملاپ ساتی، او دا پولیس والا بالکل پیژنی، چې دا سړے چې دے دا پہ مونږ کښې د مل ملاپ سړے دے او دا بل سړے چې دے دا صفا دے، پکار دہ چې تاسو صفا خلق، ټھیک خلق برابر خلق، تھانړو تہ کم از کم ایم پی اے چې کوی ھغہ خو د سیاسی سړی دا مجبوری شتہ دے-----

__جناب سپیکر:__ *وائنڈاپ کریں۔*

__جناب بہادر خان:__ چې ھغہ بہ د ہر چا سفارش کوی خو مونږ بہ دا او وایو چې کہ زہ د قاتل سفارش اوکړم، پکار دہ چې نہ ئې منی، چې زہ د ډاکو سفارش اوکړم

پکار ده چې نه ئې منی، چې زه د غلو سفارش اوکړم پکار ده چې نه ئې منی، که زه د نشئی سفارش اوکړم، پکار ده چې نه ئې منی، دا اډې ختمول غواړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: دا نشیان سمول غواړی، دا بدمعاشان سمول غواړی، نن سبا خو تاسو بدمعاشانو له سپورټ، د دې ملک د پاره، ستاسو د دې پښتو او د دې صوبې د پاره، ستاسو د دې قام د پاره قربانیانئ دی، مونږ خراج تحسین تاسو ته پیش کوؤ خو زمونږ سره څه نه څه په دیکښې تعاون اوکړئ، چې کم از کم زمونږ د نشیانو اډې ختمې شي، زمونږه دا بچی بیرته سم دم خلق شي او ورسره دا بد معاشان دا سم شی، د بد معاشانو سپورټ مه کوئ، پکار ده چې بد معاشانو له سترګې په سترګو کښې ورکړئ او رائې ولئ او په تھانو کښې ئې بند کړئ، دغه شان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو بہادر خان صاحب، جناب صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب۔

جناب بہادر خان: ما له سپیکر صاحب، لږ ټائم راکړه۔

جناب سپیکر: بس آپ کا ٹائم پورا ہو گیا، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، تاسو ډیرې خبرې اوکړې۔

(قہقہہ)

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، پہلے میں عنایت اللہ بھائی سے معذرت کرتا ہوں کہ یہ ایک مثل ہے، بلکہ میرے سامنے ایک واقعہ ہوا تھا میں جب جماعت اسلامی میں تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Straightaway اپنے اس ٹاپک پر آ جائیں، پانچ منٹ کا ٹائم ہے آپ کے پاس، جو تمہید ہی میں گزر جائے گا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: نہیں جناب سپیکر، ہمارے ضلعی شوریٰ کے ارکان کو ایم ایم اے کے دور حکومت میں منصورہ میں ایک میٹنگ میں بلایا گیا، محترم سراج الحق صاحب اس وقت سینیئر منسٹر تھے تو انہوں نے اپنی تقریر میں خیبر پختونخوا جو اس وقت صوبہ سرحد تھا، تو انہوں نے ایک مثال دی، اگر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ صوبہ سرحد آ جائیں، آپ دیکھ لیں ایک مثالی حکومت بنی ہوئی ہے، ایک مدینے کی ریاست بنی ہوئی ہے، تو میرے ساتھ پنجاب کا ایک بھائی بیٹھا ہوا

تھا، وہ رونے لگا، میں نے اس سے پوچھا بھائی کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا ہم تو رہ گئے، خیبر پختونخوا والوں نے اسلامی سلطنت قائم ہے اور پنجاب تو رہ گیا، کیونکہ ہم نے ایم ایم اے کو تو ووٹ نہیں دیا، میں نے اس سے کہا خدارا آپ آ جائیں دیکھ لیں، پھر رونا ہے تو ٹھہر کر رو لینا لیکن ابھی رونے کا وقت نہیں ہے، آپ آ کر دیکھ لیں، یہ میں اس لئے کہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، عمران خان پرائم منسٹر بننے سے پہلے جب پنجاب جاتے تھے تو جلسوں میں کہا کرتے تھے کہ اگر مثالی پولیس دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ خیبر پختونخوا آ جائیں۔ ہم حیران ہیں، اگر کرائمز کم ہوئے ہیں تو بہتر، آپ بھی دیکھ رہے ہیں، ہم سب بھی دیکھ رہے ہیں، آج کل میڈیا کا دور ہے، سب لوگ دیکھ رہے ہیں کہ پولیس والے پہلے سے زیادہ ظلم کر رہے ہیں لیکن پولیس ریفارمز ایکٹ جب یہاں پر بن رہا تھا، میں بھی اس کا ایک ممبر تھا اور سب یہ کہہ رہے تھے کہ پولیس کے پاس اختیار نہیں ہے، جو اختیارات پولیس کو ملے ہیں، وہ ان کے ڈیمانڈز تھے، ان کے مطالبات تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ آپ ہمیں اختیار دے دیں جناب سپیکر صاحب، آپ دہشتگردی کی بات کر رہے ہیں کہ دہشت گردی پر قابو پا لیا گیا ہے تو جناب سپیکر، میں یہ نہیں کہتا کہ پولیس والوں نے قربانیاں نہیں دی ہیں لیکن پولیس والوں سے زیادہ عوام نے قربانیاں دی ہیں، اگر آپ اندازہ لگائیں تو پولیس والوں کی کتنی شہادتیں ہوئیں اور عوام کے کتنے لوگ شہید ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر! اگر ہم یہ اعداد و شمار بتائیں، میں یہ نہیں کہتا کہ پولیس والوں میں سب ایک جیسے ہیں، اچھے لوگ بھی ہیں، ہم ایک معاشرے کے لوگ ہیں، یہ آسمان سے نہیں اتر کے آئے ہیں لیکن اگر میں یہاں پر نام لوں تو مناسب نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر! اب بھی ان میں ایسے لوگ موجود ہیں لیکن میں صرف اقتدار کے بھائیوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے پولیس میں کتنے لوگوں کو فارغ کیا ہے، کتنے افسروں کو فارغ کیا ہے؟ یہ تو وہی آفیسرز ہیں جو پہلے سے تھے۔ جناب سپیکر، میں پولیس کے ریفارمز اور پولیس کو مراعات دینے کا قائل ہوں کہ، آپ پولیس والوں کو مراعات دے دیں، گاڑیاں زیادہ دے دیں تاکہ زیادہ وہ، پٹرولنگ کر لیں، پیسے، ڈیزل زیادہ کریں، آپ ایک تھانے پر پندرہ لیٹر پٹرول دے رہے ہیں، پولیس والے لوگوں سے پیسے لے کر گاڑیوں میں تیل ڈلواتے ہیں جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ثناء اللہ صاحب، فنڈز کے سلسلے میں، آج گورنمنٹ کے ساتھ اپوزیشن کی پانچ بجے میٹنگ ہے، اس سے پہلے ہم نے اس کو وائنڈ اپ کر لینا ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ٹھیک ہے، اگر آپ کہتے ہیں کہ فنڈز ملیں گے، جناب سپیکر! تو میں وائنڈاپ کر لوں گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: اگر آپ یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ فنڈز ملیں گے۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کی میٹنگ جاری ہے ناں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: لیکن مجھے تو نظر نہیں آتا، کسی نے گنجی سے پوچھا تھا کہ آپ کی شادی ہے، تو اس نے کہا

(قہقہہ)

جناب سپیکر: پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! ایک بات کہہ کر اپنی بات ختم کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ایک گنجے سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کی شادی ہے، وہ کہتا ہے۔ با ور مې نشي که میری شادی ہو جائے گی، میں تو نہیں دیکھ رہا ہوں کہ ہمیں فنڈز، 2023 تک کوئی پیسہ ملے گا، جو حالات چل رہے ہیں، اگر آپ نے دے دیئے تو آپ کی مہربانی ہو گی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ثناء اللہ صاحب۔ شفیع اللہ صاحب، پلیز۔

جناب شفیع اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مائیک کھولیں، جی شفیع اللہ صاحب۔

جناب شفیع اللہ: جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر ایک Important topic ہے جس پر کل سے بحث چل رہی ہے، اس میں Specially FATA Merger، خاصہ دار فورس کا پولیس میں انضمام اور پولیس کی پرفارمنس پر بحث چل پڑی ہے۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ فاٹا کا انضمام ایک مشکل اور کٹھن مرحلہ تھا جو حکومتی ذمہ داروں نے کافی غور و خوض کے بعد ایف سی آر جیسے کالے قانون کا خاتمہ کیا اور خاصہ دار فورس کو ایک ایکٹ کے ذریعے پولیس فورس میں ضم کر دیا، اس کے علاوہ ایک Further کمیٹی، سکروٹنی کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں لائی، یہ اس لئے کہ خاصہ دار فورس کی حق تلفی اور ان سے زیادتی نہ ہو سکے۔ جناب سپیکر! چونکہ Bascially پولیس میرا Parent department رہا ہے، میں چاہتا ہوں کہ پولیس کے بارے میں کچھ نہ کچھ لب کشائی کر لوں۔ جناب سپیکر! اس

صوبے کی پولیس، اس میں کوئی شک نہیں ہے ایک دلیر، نڈر اور Professionally sound police ہے، دہشتگردی کے اس دور میں امن وامان کو برقرار رکھنے میں ان کا ایک فعال کردار اور Main contribution رہا ہے، ہم مانتے ہیں کہ ہر ادارے میں کچھ کمزوریاں ضرور ہوتی ہیں لیکن As a whole اگر دیکھا جائے تو یہاں کی پولیس کی پرفارمنس اسی زمانہ Militancy میں مثالی ہے۔ جناب سپیکر! اگر ماضی پر نظر ڈالی جائے، 2007 سے لے کر 2015 تک کا پریڈ یہ ایک Crucial period تھا Uncertainty اور Frustration تھا اور اس صوبے میں ہو کا عالم تھا، یہی پولیس تھی، یہاں کی بہادر پولیس نے ان لوگوں سے نبٹا اور ان کو پسپا کر دیا، جس پر میں یہاں کی پولیس اور باقی انفورسمنٹ ایجنسیز کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں (تالیاں) جناب سپیکر! میں ایک Emotional واقعہ کی جانب اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، میں Posted تھا ایس پی کینٹ، ایک خودکش جوڈیشل کمپلیکس میں داخل ہونے والا تھا، اے ایس آئی صاحب کو بتا رہا ہے کہ میں خودکش ہوں، مجھے جانے دو، اے ایس آئی کا میں نام بھول گیا ہوں، اس نے اس کو گلے لگایا، بغل گیر ہوا، اس کو قابو کیا، اس وقت دھماکہ ہوا، اس کے اور پولیس کانسٹیبل کے پرخچے اڑ گئے، خداوند حقیقی سے جا ملا لیکن اس نے، گو کہ اس نے جان کی بازی ہار دی لیکن جوڈیشل کمپلیکس کے اندر سینکڑوں لوگوں کی زندگی بچالی۔ جناب سپیکر!، طالبانائزیشن اور Militancy کے اس دور میں More than twelve, thirteen hundred police officers embraced shahadat جن کا ریکارڈ گواہ ہے، ان افسروں نے اس دھرتی پر آنچ نہ آنے کی خاطر جان کی بازی دی ہے۔ جناب سپیکر! پولیس شہداء کی فہرست بہت لمبی ہے لیکن میں چند ایک کے نام بتانا چاہتا ہوں، آپ کے نوٹس میں لانا، ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ اس میں میرا محسن اور ایک نامور شخصیت، ڈی آئی جی ملک محمد سعد شہید (تالیاں) ایک دوسری نامور شخصیت، ایک بڑا نام ایڈیشنل آئی جی صفت غیور (تالیاں) اشرف نور شہید، ان کاؤنٹر سپیشلسٹ، ڈی آئی جی عابد علی شہید میرے گاؤں کا میرا دوست ایس پی سید عبدالکلام شہید، ڈی پی او لوئر دیر خورشید ایس ایس پی، خورشید خان شہید، یہاں کا ایس پی رورل، خورشید خان شہید، میرا جگری دوست اور کورس میٹ، ڈی ایس پی جاوید اقبال شہید، خان رازق شہید اور گلفت حسین شہید کے نام قابل ذکر ہیں۔ جناب سپیکر، Militancy کے اس دور میں جب پولیس اہلکار ناکہ کے پوائنٹ پر شہید ہوتا تو آپ یقین کریں کہ Within no time پولیس کے متبادل اور تازہ دم جوان پہنچ جاتے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ کریں، پلیز۔

جناب شفیع اللہ: ایک سیکنڈ، ایریا کو Cordoned off کرتے اور معمول کے مطابق ڈیوٹی شروع کرتے۔ جناب سپیکر، اس وقت شہر کے باسیوں کا ردعمل، ریسپانس دیکھنے کو تھا، اس شہر کے باسی، پھول کے گلدستے لاتے اور موم بتیاں جلا کر پولیس شہداء اور باقی شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے۔ جناب سپیکر، میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جہاں پر پولیس اہلکار کی غلطی ہو، اس کی نشاندہی ہمیں کرنی چاہیئے جیسا کہ کل ہمارے کولیگ تاج محمد خان، ایم پی اے صاحب نے کی، اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں لیکن پولیس کی جرات مندانہ اقدامات کو ہائی لائٹ کرنا یہ بھی ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب، لاسٹ، بس میرے پاس جو نام تھے، لاسٹ سپیکر۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، آج اگر میں یہ کہوں کہ ہمارے خیبر پختونخوا کی پولیس اچھی نہیں ہے تو میرے خیال میں، میں اپنی ایک مثال دینا چاہتا ہوں، 11 جون 2009 درہ آدم خیل میں مجھ پر دہشتگردوں نے حملہ کیا، میرے ساتھ دو پرائیویٹ گن مین تھے اور ایک جو سید محمد شہید جو پشاور کا رہنے والا تھا، وہ اتر کر گاڑی سے دہشتگردوں کے ساتھ مقابلے میں شہید ہو گیا اور میری جان بچالی، ہمارے خیبر پختونخوا کی پولیس (تالیاں) کی مثالیں، بالکل موجود ہیں لیکن ساتھ ساتھ آپ یہ بھی دیکھ لیں کہ صفت غیور صاحب بھی شہید ہو گئے، ہمارے بہت سے لوگ شہید ہو گئے، جناب سپیکر، پولیس والے ہمارے اپنے بھائی ہیں، اس صوبے کا حصہ ہیں، اس میں اچھے لوگ بھی ہوں گے، برے لوگ بھی ہوں گے، ہم اگر یہ مثالیں دیتے ہیں، امن وامان پر کہ ہماری پولیس اچھی نہیں ہے، ان کی کارکردگی اچھی نہیں ہے تو ان کو ہمیں وسائل بھی دینا ہوں گے۔ لیکن ہم نے ادھر پولیس کی غلطیاں بھی بیان کرنی ہوں گی۔ جناب سپیکر، ابھی میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھا اور میں نے بات کی کہ یہ ظلم پولیس کی وجہ سے ہوا ہے اور آج اسمبلی میں پورے خیبر پختونخوا کی پولیس بدنام ہو رہی ہے، جناب سپیکر، یہ بھی ہوا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ ہم جب اسمبلی میں اٹھتے ہیں تو کرک کی ضرور بات کرتے ہیں، چار ارب روپے تیل کی چوری جو ہے، اس میں میں پولیس والے بھی Involve تھے اور یہ میرے خیال میں مجھ سے پہلے ایوان میں اس پر بات بھی ہو چکی ہو گی، یقین کریں کہ پولیس نے اپنی گینگ بنائی ہوئی تھی اور تیل چوری ہو رہا تھا اور یہ پورے خیبر پختونخوا کے بڑوں کو بھی پتہ ہے، یہ کیس نیب میں بھی گیا ہوا ہے اور پورے علاقے کو پتہ ہے کہ کون کون چوری مین Involve تھے لیکن لوگ پولیس والے تھے، بڑے تھے، کسی نے ان پر ہاتھ نہیں

ڈالا جناب سپیکر، ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آج امن وامان ہوگیا اس صوبے میں، اس میں ہماری فوج نے قربانیاں دی ہیں، ہماری پولیس نے قربانیاں دی ہیں، سیاستدانوں نے قربانیاں دی ہیں، ہمارے بہت سے بھائیوں نے قربانیاں دی ہیں لیکن بڑی معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس آج کے دنوں میں سیاستدانوں کی عزت نہیں کرتی، جب بھی ہم ان کے پاس جاتے ہیں، ایک چٹ بھیجواتے ہیں، ایک ڈی آئی جی کے پاس، ایک ایس پی کے پاس Being a parliamentarian کہ ہم اپنے علاقے کے کچھ مسائل بیان کرنا چاہتے ہیں، ایک گھنٹہ انتظار کے بعد کہا جاتا ہی کہ کل آ جائیں، جب ان کو فون کرتے ہیں کہتے ہیں کہ صاحب موجود نہیں ہیں۔ دوسری طرف اگر آپ دیکھ لیں، میں دوسری مثال یہ دینا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں، 2008/2009 میں اس صوبے میں دہشتگردی کی لہر تھی، اس وقت کیبنٹ نے ایک ایکٹ منظور کیا تھا ATA 7 وہ ایکٹ تھا۔ جناب سپیکر، دہشتگردی کو کنٹرول کرنے کے لئے، اس صوبے میں امن وامان لانے کے لئے لیکن آج اگر ایک سیاسی بندہ، ایک ایم پی اے اپنے عوام کی خاطر احتجاج پر روڈ پر آ جائے تو اس پر ATA 7 کا پرچہ کٹوایا جاتا ہے۔ کل میری ڈی سی کرک کے ساتھ بات ہو رہی ہے، ایس پی کرک کے ساتھ بات ہو رہی تھی، میرے ضلع کے آدھے لوگ ATA 7 کے جرم میں تھانوں کے چکر لگا رہے ہیں، وہ اس لئے کہ کبھی کبھی احتجاج بھی ہوتے ہیں سر، جب نہیں مانا جاتا ہے تو حق منوایا جاتا ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے خیبر پختونخوا کی پولیس خراب ہے، ایوان کو یہ سرٹیفکیٹ نہیں دینا چاہتے کہ ہمارے خیبر پختونخوا کی پولیس اچھی ہے، لوگ اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ہوتے ہیں لیکن اس پولیس کو اگر سپورٹ دی ہے تو ان شہداء نے دی ہے، بشیر بلور صاحب پر حملہ ہوا جی، اس وقت میں سٹیڈیم میں تھا اور یقین کریں کہ پولیس نے جو قربانی دی ہے وہ خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی، وہ بچ گیا، میاں افتخار بھی ساتھ تھے، پولیس نے بہت قربانیاں دی ہوں گی لیکن جناب سپیکر، وردی کا فرق ہوتا ہے، وردی کی عزت ہوتی ہے اور وردی کو ہم سلام کرتے ہیں لیکن وردی والے پارلیمنٹرین کو بھی عزت دیا کریں، ان کا بھی خیال رکھا کریں، یہ نہیں ہے کہ ہم ادھر کہیں کہ خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس ہے اور ہماری عوام جس طرح ابھی میں نے مثال دی کہ کوہاٹ سے ایک لڑکے کو اٹھا کر سندھ لے جایا جا رہا ہے اور آج میں، اس حلقے کا نمائندہ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ اس لڑکے کے گھر والے ماتم کر رہے ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, conclude please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، لاء منسٹر صاحب کے بعد دو ریزولیوشنز بھی لیتے ہیں، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بھی لے لیتے ہیں، اس بحث کو Conclude کر لیں۔

وزیر قانون: سر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہاؤس میں موجود جتنے بھی ممبران ہیں، جو ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں اور خاص کر وہ ممبران جنہوں نے اس Important debate میں حصہ لیا، اپنا جو ویو پوائنٹ اسمبلی کے فلور پر رکھا اور اس طرح پورے صوبے اور پورے ملک میں ان کا ویو پوائنٹ آگیا ہے سر، یہ لاء اینڈ آرڈر بڑا Important topic ہے، میرے خیال میں سب سے ہی Important topic ہوتا ہے کسی بھی صوبے یا کسی بھی ملک میں، اور حکومت کی بھی پہلی ذمہ داری لاء اینڈ آرڈر کے لحاظ سے ہوتی ہے، جب لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہو جاتا ہے تو اس کے بعد یہ ساری اور باتیں، ڈیویلپمنٹ کا کام اور یہ سوشل ویلفیئر کے کام اور اس طرح اور ذمہ داریاں حکومت کے اوپر آتی ہیں، تو لاء اینڈ آرڈر حکومت کی اولین اور پہلی ذمہ داری ہے سر، میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کروں گا، چونکہ اس سے پھر اس کا وزن، میرے خیال میں لمبی بات کرنے سے اس کا وزن ختم ہو جاتا ہے، میں پوائنٹ وائز جو بھی ایشوز ممبران نے اٹھائے ہیں، ان کا بھی جواب دوں گا اور کچھ میرا جو فیڈ بیک ہے، وہ بھی میں شامل کر لیتا ہوں۔ سر، پولیس نے جو قربانیاں دی ہیں، میرے خیال میں سب سے پہلے بہت سے ممبران نے اس کے بارے میں بات بھی کی ہے لیکن ہم اس کو تسلیم بھی کرتے ہیں اور ہمیں ماننا بھی پڑے گا کہ جو پولیس نے قربانیاں دی ہیں، جو اس صوبے پر حالات آئے، جو اس ملک پہ حالات آئے ہیں اور پولیس ڈٹی رہی، پولیس نے چیک پوسٹ کو نہیں چھوڑا، پولیس نے اپنی چوکیاں نہیں چھوڑیں۔ پولیس نے اپنے تھانے نہیں چھوڑے، پولیس نے اپنی ڈیوٹی نہیں چھوڑی، (تالیاں) ہمیں Appreciate کرنا چاہیئے اور ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور سر، اس کی وجہ اور بھی ہے، اگر اس پولیس کو انٹی ٹیررازم کی ٹریننگ حاصل ہوتی اور Anti militancy کی، تو پھر بھی کوئی بات ہوتی کہ چلیں، ان کو تو سالہا سال کی ٹریننگ حاصل ہے، سر، میں آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری پولیس اس کام کے لئے Trained بھی نہیں تھی، ان کے پاس وہ وسائل بھی نہیں تھے، ان کے پاس وہ آلات یا وہ ہتھیار بھی نہیں تھے جس سے وہ اس دہشتگردی کا مقابلہ کر سکے۔ میرے خیال میں سر، پولیس نے مقابلہ نہیں کیا، پولیس نے ہمارے صوبے کی غیرت کی، جرات کی اور بہادری کی جو روایات ہیں، ہمارے اس صوبے کی، میرے خیال میں پولیس نے اس صوبے کے باشندے کی حیثیت سے سپاہی سے لے کر آئی جی کے لیول تک پولیس نے اس دہشتگردی کا مقابلہ کیا،

بغیر کسی ٹریننگ کے کیا، بغیر کسی ریسورسسز کے اور ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں پولیس کی قربانیوں کو سر۔ سر، دوسری بات یہاں پر جب پولیس فیل ہو جاتی ہے کسی کام میں تو وہ بڑا Publicized ہو جاتا ہے کہ پولیس فیل ہو گئی ہے، فلاں مجرم کو پکڑنے میں پولیس فیل ہو گئی ہے فلاں کیس کو منتقی انجام تک پہنچانے میں، میں سر، ایک اور Aspect ہے Policing کا وہ ہے انٹیلیجنس اور جو خاص کر میں اس موقع پر پولیس کا ایک سیکشن ہے، کاؤنٹر ٹیر رازم ڈیپارٹمنٹ، سی ٹی ڈی ڈویژن ہے یا ڈیپارٹمنٹ ہے سر، یہ خاموشی سے کام کرتے ہیں، آپ کو اور مجھے یا اس صوبے کے کسی بھی باشندے کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ روزانہ کی بنیاد پہ سی ٹی ڈی نے یا سپیشل برانچ نے کتنے لوگوں کو Arrest کیا ہے، کتنے واقعات ہونے والے تھے لیکن پولیس کی جانفشانی سے، پولیس کی محنت سے اور خاص کر کاؤنٹر ٹیر رازم ڈیپارٹمنٹ اور سپیشل برانچ کی کوششوں سے جرم ہونے سے پہلے ان کو پکڑ لیا جاتا ہے، اس کی کوئی Appreciation اس لئے نہیں دیتا کہ کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا، تو سر، میں یہ Aspect کو بھی سامنے لانا چاہ رہا ہوں کہ آپ کو اور ہمیں پتہ نہیں ہوتا، لیکن آج بھی ہو سکتا ہے کہ پولیس نے کوئی ایسی کارروائی کی ہو جس کی وجہ سے صوبے کے عوام کے جان و مال جو ہے وہ بچ گئے ہیں، ہمیں پتہ نہیں ہوتا تو ہم اس کو بھی Appreciate کر دیں، جو یہ خاموش سپاہی ہیں Intelligence based کا کام جو کرتے ہیں۔ تیسری بات، سر، پولیس ریفارمز، یہ جو پچھلی ہماری پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، اس نے جو پولیس ریفارمز لائے ہیں، میرے خیال میں وہ Unprecedented ہیں، کسی کام میں کوتاہیاں ہو سکتی ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ ایک پراسیس جو ہے وہ بغیر کسی کوتاہی کے ہے لیکن اس وقت "کولیشن" گورنمنٹ میں عنایت صاحب جیسے قابل ترین لوگ بھی شامل تھے، اس طرح اور ہمارے لوگ بھی اس میں شامل تھے، تو آج عنایت صاحب جب تقریر کر رہے تھے تو میں یہی سوچ رہا تھا کہ میں ضرور یہ بتاؤں گا کہ اس میں عنایت صاحب کی محنت بھی شامل ہے، یہ آج پولیس کے اوپر وہ جو کہہ رہے ہیں، سر، اس میں پولیس ریفارمز کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں ہے، ہمارے پاس، اور یہ جو 2017 کا جو ایکٹ ہے، پولیس ایکٹ جو ہے سر، میرے خیال میں پولیس کو سیاسی Interference سے آزاد کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ایکٹ ہے، کمیاں بیشیاں اس میں ضرور ہوں گی، ادھر میں ایک اور بات کلیئر کر رہا ہوں، ہمارے آنریبل ممبر تاج ترند صاحب جو کہ ایک سیاسی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں، آباؤاجداد ان کے سیاست میں چلے آ رہے ہیں، ان کے علاقے میں ایک عزت ہے، ان کے بزرگوں کو ہم جانتے ہیں، ہمارے بزرگوں کے ان کے ساتھ تعلقات ہیں، سر، میں یہ واضح کرنا چاہا

رہاہوں کہ بحیثیت حکومتی کیبنٹ ممبر کہ پولیس کو آزادی دینے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اس ہاؤس کا جو آنریبل ممبر ہوگا، یہ تو ٹریژری کا ممبر ہے، اگر اپوزیشن کا ممبر، اگر پولیس ہمارے الیکٹڈ ممبر کے ساتھ جو آفیسر بھی درست رویہ نہیں رکھے گا تو میں فلور آف دی ہاؤس سے اس بات کی ایشورنس دیتا ہوں کہ اس پولیس آفیسر کے خلاف کارروائی ہوگی، وہ اس صوبے میں پھر کام نہیں کر پائے گا، یہ تو میری ایشورنس ہے (تالیاں) پولیس ریفارمز کی طرف میں آتا ہوں سر، پولیس میں بڑے کام ہوئے ہیں، اچھے کام ہوئے ہیں اور میں تھوڑا سا دو منٹ، صرف وہ میں آپ کو ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں سر، ہماری پولس کی جس طرح میں نے کہا کہ ٹریننگ نہیں تھی، ان کے پاس آلات نہیں تھے، ان کے پاس وہ وسائل نہیں تھے، مجھے یاد ہے، اسی ہاؤس میں لاء اینڈ آرڈر پہ ایک ڈیبیٹ ہوئی تھی جب میں ایم پی اے تھا اور میں اس سائڈ پہ بیٹھتا تھا، اپوزیشن کی سائڈ پہ میں بیٹھتا تھا، میں نے اس ڈیبیٹ میں حصہ لیا تھا اور اس ڈیبیٹ کے لئے میں نے جب تیاری کی، میں نے ریسرچ کی تو سر، اس میں مجھے ایسی چیزیں سامنے آئی ہیں کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ وہ ریکارڈ پہ موجود ہے، آپ اس ہاؤس کے ڈیبیٹس نکلوا کر دیکھ لیں، میں اس میں سے ایک مثال دیتا ہوں، جس سال میں ڈیبیٹ ہو رہی تھی، اس سال سے ایک سال پہلے کا ریکارڈ نکلوایا تو جتنی ایف آئی آر ہوئی تھیں اور جتنی اس میں انوسٹی گیشنز ہونی تھیں، تو انوسٹی گیشنز کا بجٹ میں نے نکالا، اس کو جب میں نے کیسز پہ Divide کیا تو سر، آپ حیران رہ جائیں گے کہ ایک کیس کے لئے نو روپے جو ہیں وہ انوسٹی گیشن کے لئے تھے، تو سر، آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر پولیس کو آپ نو روپے پر کیس دیں گے کہ آپ Investigate کریں اور پھر آپ ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ انوسٹی گیشنز ٹھیک کریں گے تو میرے خیال میں یہ ناروا ہے۔ میں Appreciate کرتا ہوں، لاسٹ جو گورنمنٹ پاور میں تھی، جو کیبنٹ تھی، جو چیف منسٹر تھے، میں Appreciate کرتا ہوں کہ اس ڈیبیٹ کے بعد یہ پولیس ریفارمز شروع ہوئی۔ اس کے بعد پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کیا کیا ریفارمز ہوئیں سر، پہلے تو ایک ہی پولیس، ایک ہی وردی اگر کوئی سڑکوں پہ کوئی احتجاج کے لئے نکل آتا تھا تو ان کو ڈنڈے دے دیئے جاتے تھے کہ آپ ان کو کنٹرول کریں، اگر کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا تھا تو ان کو کہتے کہ بس دہشتگردوں کو بھی کنٹرول کر لیں، اگر کوئی بم ڈسپوزل کا کام ہوتا تھا تو کہہ دیتے کہ بھی آپ کر لیں، نہ کوئی ٹریننگ، نہ کوئی، بس پولیس کی وردی پہنا دی اور ان سے کہا کہ آپ جائیں، بس یہ کام آپ کریں، ہماری لاسٹ گورنمنٹ میں جو ریفارمز آئی ہیں سر، میں بڑے فخر سے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے اور میں کریڈٹ

دوں گا جو اس وقت کے چیف منسٹر تھے، جو اس وقت کی کیبنٹ تھی، اس میں سر، آپ بھی شامل تھے، سر، ٹریننگ کے لحاظ سے جو Capacity building پولیس کی ہوئی ہے، یہ اس وقت نہیں تھے یہ پھر قائم ہوئے Police School of Investigations یعنی انوسٹی گیشنز کے لئے ان کو ٹریننگ دی جاتی ہے، پولیس سکول آف انٹیلی جنس، نمبر 3 سر، رولز میں یہ ہے کہ ٹریژری سر میں بتادیتا ہوں، سر میں رولز بتادیتا ہوں سر، یہ جو گورنمنٹ منسٹر ہوتا ہے، تو اس کے لئے Reading کی اجازت ہوتی ہے، پرائیویٹ کے لئے نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر پیپر سے بھی پڑھ سکتا ہے اور موبائل سے بھی۔

<u>وزیر قانون</u>: وہ نہیں پڑھ سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: سوال ہوتے ہیں۔ ان کے جواب دینے ہوتے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: جواب سن لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر، لاء منسٹر پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: سر پلیز۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، یہ کر سکتا ہے، اتنے لوگوں کو یہ کیسے زبانی دے سکتے ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: سر Police School of Tactics, Police School of Tactics نمبر 3، نمبر 4، Police School of Explosive Handling نمبر 5 Police School of Public Disorder Management، یعنی جو ہڑتال وغیرہ یا اس کا ہوتا ہے، پھر نمبر 6 Police School of Information Technology، پھر پولیس کے ٹریننگ سکولز، پھر جوائنٹ پولیس ایلیٹ ٹریننگ سنٹر نوشہرہ، اس طرح New Physical and Academic Training Modules پھر جونیئر کمانڈ کورس، اس طرح سر، یہ سارے سکولز جو ہیں سر، یہ 2014 اور 2015 کا جو ٹائم پریڈ تھا، اس میں یہ قائم ہوئے، آج بہترین کام کر رہے ہیں اور ہماری پولیس کی جو Capacity building ہے، جو کوالٹی آف سروس ہے، اس میں ابھی نظر آنا شروع ہوئی ہے کہ وہ اپنی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ سر، سپیشلائزڈ یونٹس 2013 سے لے کر 2018 تک بنے ہیں، کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ میں Improvement، ریپڈ ریسپانس فورس، پھر Special Combat Unit اس طرح ویمن ایلیٹ کمانڈر یونٹ، پھر سر، KRA-K 9, Sanipper dogs unit ہوتے ہیں، اس

کے علاوہ Revamping and upgradation، سر، یہ بم ڈسپوزل یونٹ نے جو قربانیاں دی ہیں، میرے خیال میں وہ اس طرح کی قربانیاں ہیں کہ وہ میرے خیال میں دنیا کی تاریخ میں یاد رکھی جائیں گی، حکومت نے اس کے اوپر توجہ دی، Cellular Forensic Cell، پھر ٹریفک وارڈن سروس شروع ہوئی ہے، ٹریفک کے حوالے سے ہے۔ سر، IT based، چونکہ آج کل کی دنیا میں IT based آپ نے سارے کام کرنے ہوتے ہیں تو اس میں سر، Centralized Crime Tracking and Analysis System جس کے میں آپ کو ابھی فگرز بھی بتاؤں گا، جب اپوزیشن یہ کوئسچن Raise کرتی ہے کہ مثالی پولیس، جس طرح نلوٹھا صاحب نے کہا کہ اگر مثالی پولیس کے وقت میں کرائم کم ہوا ہے تو بتادیں، تو میں ابھی یہ یونٹ جو میں نے Analysis کی ہیں، اس کی میں آپ کو آج فگرز بھی دوں گا۔ Criminal Record Verification System Identity سر، بہت کیسز، یہاں شفیع اللہ صاحب بھی بیٹھے ہیں، وہ پولیس سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں تو ان کو زیادہ پتہ ہے، اس دن سر، چارسدہ میں شکیل خان نے بھی ایشو اٹھایا، میرے حلقے میں نیستہ میں ایک واقعہ ہوا تھا، ایک واقعہ ہوا نیستہ پولیس سٹیشن کے ساتھ ہوا، سر، انہوں نے ایسی بہترین انوسٹی گیشن کی، یہ جو سی ڈی آر کا جو سسٹم ہوتا ہے، اس کو استعمال کر کے اور Geofencing کو استعمال کر کے سر، وہ Culprit جو تھا وہ پکڑا بھی گیا اور اس کا پتہ بھی لگ گیا کہ اس نے کیا ہے، تو سر میں ویسے ایک مثال دے رہا ہوں کہ ان Tools کو استعمال کر کے، آج کل اس طرح کے Murder cases اور ان کو Solve کیا جا رہا ہے سر، پھر Tenant information System data base of Hotel, Guest Houses and Snap Checking، یہ تو سر، ان کے جو معمول کے کام ہیں اب سر، یہ جو لیجسلیشن ہوئی ہے تو اس میں تو Obliviously سب سے بڑا یہی پولیس ایکٹ 2017 تھا، پھر KP Restriction of Rented Building Security Act, KP Hotels Restriction Security and Sensitive and Vulnerable Establishment and places Security Act تو سر، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے اور بہت زیادہ چیزیں، لیکن میں اس کو شارٹ کرتا ہوں، ریفارمز جو ہیں، ان پانچ سالوں میں بہت ریفارمز ہوئی ہیں، اب سر، ممبرز نے آنریبل ممبرز نے جو کوئسچنز اٹھائے ہیں تو تھوڑا بہت میں اس کے اوپر آتا ہوں، ایک تو Public Representatives کے ساتھ جو پولیس کی ٹریٹمنٹ ہے، میرے خیال میں، ناقابل برداشت ہے، میں نے کلئیر کر دیا ہے، اس طرح آپ نے سر، آئی جی صاحب کو اسمبلی میں بلایا بھی ہے، وہ بھی آئیں گے، ہم ان سے بھی پوچھیں گے اور اس کے علاوہ پریولیج

موشن بھی ہو گئی ہے لیکن میں پھر بھی حکومت کی پالیسی سٹیٹمنٹ، کوئی سیاسی Interference نہیں ہے، میں پولیس کی طرف سے بات کر رہا ہوں، ہم آپ کے کام میں ہم Interfere نہیں کر رہے ہیں لیکن یہ کلیئر ہے کہ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹیو وزیر اعلیٰ ہیں، اس صوبے کی Highest backing decision making body, Executive body وہ کیبنٹ ہے اور کیبنٹ کیا ہے؟ کیبنٹ اس ہاؤس سے نکل کر کیبنٹ بنتی ہے، تو یہ جو بڑا جرگہ ہے ہمارے صوبے کا، اس کا ہر ایک ممبر، ہر ایک ممبر جو ہے اس کے ساتھ آپ نے Out of way آپ نے سارے کام چھوڑ کر ان کو آپ نے سننا ہے کیونکہ وہ ذاتی کام کے لئے نہیں آئیں گے، وہ عوامی کام کے لئے آئیں گے اور آپ کا کام ہے عوام کی خدمت کرنا، اس طرح بھی نہیں ہے کہ پولیس کسی سٹرکچر سے صوبائی گورنمنٹ کا ایک کنٹرول ہے اس کے اوپر سر، دوسرا جو ایشو اٹھایا گیا تھا پبلک سیفٹی کمیشنز، عنایت صاحب میرے خیال میں چلے گئے ہیں، لیکن جو باڈیز ہیں سر، اس کے بارے میں میں آپ کو تھوڑا سا آگاہ کر دوں، جب یہ پبلک سیفٹی کمیشنز، ریجنل کمپلینٹ اتھارٹیز کیونکہ یہ چیک اینڈ بیلنس ہوتا ہے پولیس کے اوپر۔ کیونکہ اس میں پبلک کے نمائندے شامل ہوتے ہیں، پولیس غلط کام کرتی ہے تو ان کا Redressal کا ایک سسٹم ہوتا ہے، تو اس میں سر، جب قانون بنا تو اس وقت ہم نے چونکہ اس میں ہم چاہ رہے تھے کہ Independent لوگ آئیں۔ اذان کے بعد بس میں دو منٹ میں وائنڈ اپ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون:</u> جی شکریہ، سر پبلک سیفٹی کمیشن اور ریجنل کمپلینٹ اتھارٹی کی میں بات کر رہا تھا، تو اس وقت جب یہ قانون آیا تو اس میں چونکہ ہم چاہ رہے تھے کہ اس میں ٹھیک ٹھاک لوگ آئیں، کوئی Poltical interference نہ ہو تو اس وقت سر، اس میں یہ تھا کہ ہم نے اس میں ڈالا ہوا تھا کہ یہ ہائی کورٹ کے ججز جو ہیں، وہ اس میں اپوائنٹمنٹ کریں گے پھر وہ اس میں Writ میں لوگ چلے گئے کہ یہ جوڈیشری اور ایگزیکٹیو الگ الگ ادارے ہیں، تو اس وجہ سے ہائی کورٹ نے اس میں پھر ججمنٹ دیا کہ ہم اس کا حصہ نہیں بن سکتے ہیں، تو جو عنایت صاحب نے بات کی کہ، ابھی کیوں Delay ہے؟ تو اس وجہ سے اس کے لئے اب ہم نئے رولز بنا رہے ہیں اور اس کے لئے پبلک سروس کمیشن کے لوگ، سول سرونٹس اور ہمارے ایم پی ایز اور جو ہمارے Public Representatives ہیں، ان کو ہم ڈال رہے ہیں کہ ان

لوگوں کی سلیکشن وہ یہ فورم کرے گا توان شاء اللہ وہ ہوم ڈپارٹمنٹ میں اس کا ڈرافٹ گیا ہوا ہے اور ان شاء اللہ اس کو کیبنٹ سے منظور کر لیں گے جی۔ پھر سر، میں یہاں پہ میڈم جو نگہت اور کزئی صاحبہ نے بات کی ہے جی، میرے خیال میں یہ زبردست ایک سپرٹ ہے، میں تھوڑا اس پہ دو منٹ بات کرنا چاہا رہا تھا کہ اگر یہاں پر دیکھیں، ہم یہ ڈیبیٹ کس لئے کر رہے ہیں جی؟ اپوزیشن نے جو اسمبلی سیشن ریکوزیشن کیا ہے اور یہ اتنا بڑا ایشو ہاؤس کے سامنے کے رکھا ہے، تو اگر یہی مقصد ہے کہ ہم پولیس کی تعریفیں کرتے جائیں اور آپ پولیس کو برا بھلا کہتے جائیں، بس یہ سیشن پانچ ساڑھے پانچ بجے ختم ہو جائے گا، پریس میں صبح رپورٹ ہو جائے گی، میرے خیال میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا، انہوں نے جو بات کی ہے تو یہی ہونا چاہیئے، سر یہ Policing یہ نہیں ہے کہ بس آپ پولیس کے موبائل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور گشت کر رہے ہیں اور بس یہ Policing ہے۔ Policing جو ہے سر، آپریشنز جو موبائل میں گشت کرتے ہیں یا جو علاقوں میں، اس سے لے کر سر پھر Arrest پھر انوسٹی گیشنز پہ توجہ جس طرح ہم نے دی ہے، سکول بنائے ہیں اس کے بعد سر، Prosecution کا اس میں بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے، کبھی کبھار پولیس بہت سے لوگوں کو Arrest کر دیتی ہے لیکن Prosecution اتنی کمزور ہوتی ہے انوسٹی گیشنز اتنی کمزور ہوتی ہے کہ ان کو Prosecute کرنا پھر مشکل ہو جاتا ہے، عدالتوں سے پھر ان کو ریلیف مل جاتا ہے، تو یہ پورا Chain ہے سر، اور پھر جو لوگ Convict ہو جاتے ہیں تو آخر ان کے بارے میں ہم نے کیا کرنا ہے؟ جو جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کو بھی تو ہم نے Re-habitat کرنا ہے، ان کی بھی Reformation کرنی ہے، تو سر یہ پورا Chain ہے، آپریشن سے لے کر آتے ہوئے اس کی انوسٹی گیشن کی طرف Prosecution پھر عدالتی Conviction اور پھر Prisons میں جو لوگ پڑے ہوئے ہیں، تو یہ سارے Chain کو ہم دیکھ رہے ہیں اور Holistic approach ہونا چاہیئے، جہاں جہاں کمزوریاں ہیں، میں میڈم کو اور پورے ہاؤس اور آپ کو سر، میں Assure کراتا ہوں کہ اس کے اوپر اتنا بڑا کام ہوا ہے جو میں نے بتایا ہے لیکن ابھی بھی حکومت اس کے اوپر کام کر رہی ہے۔ سر، میں کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ Facts and figures زیادہ نہیں بتاؤں گا بس جو Examples دو تین بتاؤں گا۔ سر، کرائمز جو ہیں، ایک تو ہمارا جو دہشتگردی کے خلاف مقابلہ ہوا ہے تو Obviously اس ٹائپ کے کرائمز میں تو کمی آئی ہی ہے، میں ان کرائمز کی بھی بات کر دیتا ہوں جو اس کے علاوہ معاشرے میں ہوتے ہیں، جو بڑے کرائمز ہوتے ہیں یا Petty Crimes پھر اس کے بعد جو ہوتے ہیں، سر، دو تین مثالیں میں دیتا ہوں 2018

اور 2019 کے Comparison میں آپ کو بتاؤں گا، مثلاً سر، 2019 اس وقت ہم مارچ اپریل میں ہم آ گئے جو جنوری سے لے کر مارچ تک کا جو حصہ ہے، اس کی اور 2018 میں جنوری سے لے کر مارچ میں آپ کو Compare کروں گا، سر، Murder cases 2018 اسی ٹائم میں، Murder cases 305 رپورٹ ہوئے تھے، اس سال اس میں پانچ کم ہیں، مطلب 300 ہوئے ہیں، تو اتنی بڑی کمی نہیں ہے لیکن بہر حال زیادہ بھی نہیں ہوئے ہیں۔ پھر میں جاؤں گا، جو کسی کو نقصان پہنچانا یعنی اس کو زخمی کرنا یا اس کو Grievous hurt پہنچانا یا Ordinary hurt پہنچانا، اسی پریڈ میں 2018 میں 326 کیسز ہوئے تھے، اس سال 268 یعنی 58 کی کمی اس میں دیکھی گئی ہے۔ اس کے بعد 526 پی پی سی کے نیچے جو ہوتے ہیں سر۔ کیسز اس میں کمی آئی ہے، 125 کیسز کی کمی آئی ہے اسی پریڈ کے لئے، پھر سر ریپ کیسز آج کل میرے خیال میں یہ بہت زیادہ ایک الارمنگ ایک ٹاپک ہے، اس کے اوپر کام اور بھی چاہیئے لیکن تھوڑا بہت یہ ہے کہ مطلب Last year 33 کیسز ہوئے ہیں، جنوری سے لے کر مارچ تک اس سال جو ہیں 22 کیسز ہوئے ہیں، اچھی بات نہیں ہے، ایک بھی نہیں ہونا چاہیئے، اس میں تھوڑا بہت معاشرے کو بھی ریفام کرنا پڑے گا، یہ جو درندے ہوتے ہیں، اس طرح یہ جو یہ کام کرتے ہیں، میرے خیال میں وہ انسان کہلانے کے قابل نہیں ہیں، تو ایک اگر ہو جاتے ہیں لیکن پھر ہماری پولیس کو اور ہماری ایجنسیز کو اس کے خلاف چوکنا ہونا چاہیئے لیکن ہمیں معاشرے میں ان کو تربیت بھی دینی چاہیئے کہ اس طرح کے درندوں کو ہم معاشرے میں اس طرح کھلے عام آزادی نہ ان کو حاصل ہو۔ اس طرح، سر، Kidnapping کے 62 کیسز تھے جو اس وقت 59 ہوئے ہیں، کم ہوئے ہیں، زیادہ نہیں ہوئے ہیں۔ اس طرح جی Abduction کے کیسز جو ہوئے ہیں، Last year اسی ٹائم میں 141 تھے، اس سال 110 ہوئے ہیں، یہ بھی کم ہوئے ہیں۔ اب سر، میں آتا ہوں یہ جو چوری کے کیسز ہیں تو چوری کم ہوئی ہے، اچھی بات ہے، 151 کیسز تھے، اس سال 145 ہیں، تھوڑے بہت کم ہو گئے ہیں اور بھی کوشش پولیس کر رہی ہے کہ اس کو کم کرے۔ اس میں Car Theft کی بات میں پوری کر لوں۔ میں کر رہا ہوں 31 تھے Last year، اس سال 21 ہوئے ہیں، جو گاڑی کی چوری ہے۔ اس طرح سر، موٹر سائیکل Theft جو جنوری سے مارچ 2018 میں تھے، وہ 78 تھے، اس سال 66 ہوئے ہیں، یہ بھی کم ہوئے ہیں۔ اس طرح سر، یہ آئس کے بارے میں، تھوڑا سر یہ بہت Important ہے سر، بہت Important ہے، آپ سن لیں، میں آپ کو ذمہ داری سے فگر زدے رہا ہوں سر، آئس کے بارے میں بات ہوئی ہے جو Control of

Narcotic Substance کی بات ہے تو اس کے اوپر میرے خیال میں اس وقت بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، تو سر، یہ ریکوری جو ہوئی ہے ابھی تک تو سر، 2018 میں جو تھی یہ 3467 کلو گرام چرس جو ہے، میں سب کا بتا رہا ہوں آپ کو، آئس پہ آتا ہوں، اس سال جو ہے اسی ٹائم پریڈ میں 3951 کے جی چرس کی ریکوری یعنی زیادہ ریکوری ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ آئس میں سر میں آئس چونکہ بہت ممبرز اس میں Interested بھی ہیں اور Obliviously ایک بہت بڑا ایشو ہے سر، Last year 6.116 K G ریکور ہوئی تھی، اور اس سال پولیس نے جو اس کے خلاف کارروائی کی ہے تو اس سال 42.451 یعنی 36 K G زیادہ، تو اس پر ہم قانون سازی بھی لا رہے ہیں، اس کے لئے Specific قانون سازی کر رہے ہیں کیونکہ اس کے بغیر یہ کنٹرول نہیں ہو گا۔ سر، اس طرح میرے پاس آرمز اینڈ ایمونیشنز کی فگرز بھی ہیں، باقی سر تھوڑی چیزیں جو الارمنگ ہیں جو میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں، جس طرح میں نے کہا کہ عدالتوں سے یہ Conviction rates بہت زیادہ کم ہیں، یہ ذرا الارمنگ ہے مثلاً ابھی Crimes against persons کی جو کیسز ہیں تو سر، Conviction صرف 16 پرسنٹ ہو رہی ہے، میں سارے فگرز جو غلط فگرز ہیں وہ بھی بتا رہا ہوں، جو ٹھیک نہیں ہیں جو ٹھیک ہونے چاہیئے، اس میں Acquittal cases، 84 پرسنٹ ہیں، یہ بہت زیادہ Acquittal ہیں اب سر، Crimes against property میں 8 پرسنٹ Conviction ہیں اور 92 پرسنٹ جو ہے Acquittal ہے۔ ٹیررازم کیسز میں 12 پرسنٹ Conviction ہے اور 88 پرسنٹ وہ Acquittal ہے سر، یہ بات میڈم بھی کر رہی تھی اور بھی کچھ ممبرز اس کے بارے میں کہہ رہے تھے میں جس پر زور دے رہا ہوں کہ یہ پورا ایک Chain ہے، آپریشن سے لے کر Conviction کے ٹائم تک تو سارے Chain کے ہر ایک کڑی کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے اور اس کو بہتر بنانا ہے سر، میں اس وقت زیادہ ٹائم نہیں لوں گا میرے پاس جو دو Specific cases آئے تھے، اکرم خان درانی صاحب کی طرف سے جو ساؤتھ میں، جو ٹانک میں وہ کہہ رہے تھے کہ تحصیلدار Kidnapped ہوا ہے تو اس کے بارے میں Initial inforamtion میں نے لے لی ہیں وہ ٹانک سے نہیں وہ ساؤتھ وزیرستان سے Kidnapped ہوا ہے اور ابھی دیگر انفارمیشن آرہی ہے ابھی ویسے بھی ہماری میٹنگ ہے اس کے بعد تو جیسے بھی انفارمیشن آتی جائے گی میں ان کو Provide کرتا جاؤں گا۔ میاں صاحب نے جو ایشو اٹھایا تھا سندھ سے جو پولیس آئی تھی اور یہاں پر ایک ملزم کے بھائی کو گرفتار کر کے اور دو اور لوگوں کو بھی گرفتار کر کے وہ لے گئے ہیں تو سر، اس کے بارے میں انفارمیشن وہ

ابھی اکٹھے کر رہے ہیں، ابھی پانچ بجے کے بعد آپ سے ہماری میٹنگ ہے، تو جب بھی یہ انفارمیشن آ جائے گی میں Commit کرتا ہوں میاں صاحب کے ساتھ، کہ اس کو دیکھ کر سندھ میں بھی پھر ہم اپروچ کریں گے چونکہ اگر وہاں پر معاملہ چلا گیا ہے تو سندھ کے جو لاء منسٹر ہیں یا ہوم منسٹر ہیں ان سے بھی میں بات کروں گا اور جو بھی معلومات ہیں تو اس کی بنیاد پر، یہ ہمارے لوگ ہیں ہم ان کا خیال رکھیں گے بے گناہ کو سزا نہیں ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں وائنڈ اپ کرتا ہوں، آخری دو جملے ہیں، سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ تحصیلدار کا جو مسئلہ ہے تو اس میں تو پختون یار خان جو اس کے حلقے سے اس کا تعلق ہے تو سی ایم صاحب سے انہوں نے بات کی، سی ایم کے نوٹس میں بھی ہے۔ سر، میں وائنڈ اپ کرتا ہوں کچھ چیزیں سیاست سے بالاتر ہوتی ہیں، جس طرح ہماری لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ہوتی ہے، اس پہ سیاسی پوائنٹ سکورنگ نہ حکومت کو کرنی چاہیئے نہ اپوزیشن کو، اور نہ ہم کرتے ہیں، میرے خیال میں بڑی سیریس ڈیبیٹ اپوزیشن کے ممبر نے بھی کی ہے اور یہاں سے بھی بڑی سیریس ہمارے ممبرز نے باتیں کی ہیں اور آپ نے میری تقریر میں بھی وائنڈ اپ تقریر میں بھی دیکھا ہو گا کہ میں کوئی جذباتی یا کوئی ہوا میں باتیں میں نے نہیں کی ہیں، میں نے Facts and figures سے بات کی ہے اور میں آپ کو Facts and figures سے To the Point میں نے آپ کو ریفارمز بتائی ہیں، تو سر، میری ہاؤس سے یہ ریکویسٹ ہے جتنے بھی ہمارے اپوزیشن کے ممبرز ہیں جو ہمارے سینیئر پارلیمنٹرین ہیں، حکومت ہر وقت آپ کی Suggestion، آپ کی آراء آپ کی مشاورت کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں، یہ صوبہ صرف ہمارا نہیں ہے، یہ آپ کا بھی صوبہ ہے اس میں آپ بھی رہتے ہیں اور ہم سب کل کو مثلاً میں ادھر بیٹھا ہوا تھا آج میں اس سائڈ پر بیٹھا ہوا ہوں، یہ کوئی Permanent جگہ نہیں ہے لیکن صوبہ ہمارا Permanent ہے، صوبے میں ہم رہتے ہیں، ہمارے آباؤاجداد اس میں رہے ہیں، ہمارے آباؤاجداد اس میں دفن ہیں، ہم نے اس میں رہنا ہے، ہمارے بچوں نے اس میں رہنا ہے تو سر، میری اپوزیشن سے یہی ریکویسٹ ہے، جو بھی آپ کی Suggestion ہو گی، جو بھی آپ کی مشاورت ہو گی ہمارے دروازے ہر وقت کھلے ہوں گے اور ہم آپ کے تجربے سے بھی ان شاء اللہ استفادہ کریں گی مایوس ہونے کی بات نہیں ہے، ان شاء اللہ

ہمارا صوبہ جو ہے وہ آگے جارہا ہے اور ہمارے صوبے میں سیچویشن ٹھیک طرف جارہی ہے اور ہم ملک کے لئے ان شاء اللہ مثال بھی بنے گی اور بھی بنیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی خوشدل خان صاحب، دو قرار دادیں ہیں، ایک آپ نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے، جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان (ایڈووکیٹ): سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جب ہماری اسمبلی وجود میں آئی اور اپوزیشن بن گئی، تو اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی لیڈرز نے آپ سے ملاقات کر کے آپ سے یہ ریکویسٹ کی، التجاء کی کہ ہر پارٹی کے پارلیمنٹری لیڈر کو اپنا ایک دفتر دے دیں، آپ نے ہمیں کھلے دل سے دے دیا اور آپ نے سیکرٹری صاحب، کو ہدایت کی کہ ان کے لئے Arrangement کر لیں، انہوں نے شب و روز ایک کر کے وہ Arrangement بھی کر لیا لیکن جب ہم اب پوچھتے ہیں، (مداخلت) جب ہم سیکرٹری صاحب کے پاس جاتے ہیں مطالبہ کرتے ہیں، کہ ہمارا نہ وہ کیفے ٹیریا شروع ہے یعنی سٹارٹ نہیں ہوا ہے، نہ ہمیں آپ ہمارے دفتر بتا دیتے ہیں، تو وہ بے چارے ہمیں یہ کہتے ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ہم لکھتے ہیں لیکن وہ ہمیں پیسے نہیں دیتے، یہ پیسے تو ہم یہاں سے ان کا بجٹ پاس کرتے ہیں لیکن وہ اسمبلی کو پھر وہ پیسے نہیں دیتے کیونکہ اب کیفے ٹیریا بہت ضروری ہے ہم نے اربوں روپے اس پر خرچ کئے ہیں، ہمارے مہمان آتے ہیں تو پھر ہم کسی کو چائے کے لئے بھیجتے ہیں، تو لاء منسٹر صاحب، چونکہ منسٹر فنانس موجود نہیں ہیں، تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس ہاؤس میں وعدہ کریں کہ ہمارے جتنے بھی پیسے ہیں، اس پر اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں، اب لاکھوں روپے کی بات ہے تو وہ ہمیں دے دیں تاکہ ہمارے آفسز بھی انسٹال ہو جائیں، ہم اس میں اپنے کام کر لیں کیونکہ سپیکر صاحب نے مہربانی کی، ہمیں Facilitate کیا ہے لیکن ابھی وہ Operate نہیں ہو رہا ہے، اس میں سامان اور فرنیچر پیسوں کی وجہ سے نہیں ہے، اسی طرح کیفے ٹیریا بھی ضروری چیز ہے، آپ کے بھی مہمان آتے ہیں، ہمارے بھی مہمان آتے ہیں، ہمارے پاس حلقے کے لوگ بھی آتے ہیں تو نہ ہم ان کو چائے پلا سکتے ہیں، نہ ہم ان کو Entertain کر سکتے ہیں اور اتنے اربوں روپے، تو اس کے لئے مہربانی کر کے آپ ہمیں پیسے دے دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو سر، خوشدل خان صاحب کی جو بات ہے، وہ ہم سب کی بات ہے کیونکہ ہم سب کا ہاؤس ہے اور یہ تو جب سے میں ممبر الیکٹ ہوا ہوں اور کچھ ممبران تو بہت ٹائم سے ہیں، مطلب ان کا تجربہ

بھی ہے، تو یہ تو ہم سب یہی کہتے آ رہے ہیں کہ سب سے زیادہ کام سر، کبھی کبھار یہ سیاستدان ویسے ہی بدنام ہو جاتے ہیں اور میں تو باہر ملک میں بھی جاتا رہتا ہوں اور وہاں پر بھی کانفرنس میں بیٹھتا ہوں تو میں ان سے یہی کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ کام، تو ہم ہی کر رہے ہیں، جو Public representative ہیں کیونکہ سر، آپ خود Public representative ہیں، ہمارا کیا کام ہے؟ صبح اگر ہم اپنے گاؤں، اپنے علاقے، کانسی ٹیونسی میں ہیں تو ہم جب اٹھتے ہیں، تو وہاں پہ صبح سویرے لوگوں سے ملنا ہوتا ہے، ان کی شکایات سننا پڑتی ہیں، ان کے کام کرنا پڑتے ہیں، اس کے بعد جنازوں میں، فوتگیوں میں بھی حاضری دینا ہوتی ہے، جرگوں میں حاضری دینا ہوتی ہے، اس کے بعد ممبران پشاور میں یہاں پہ دفتروں کے چکر وہ کاٹتے ہیں، کس کے لئے؟ اپنے کام کے لئے نہیں، حلقے کے کاموں کے لئے۔ پھر جب وہ اسمبلی میں آتے ہیں تو جب مجھے باہر ملکوں میں بھی لوگ کہتے تھے کہ آپ لوگ لیجسلیشن پہ توجہ دیں یا ابھی ویسے بھی جب لوگ ڈسکشن کرتے ہیں، میں ان کو یہی کہتا ہوں کہ ہمارا ممبر تو میرے خیال میں "سپر مین" ہے کیونکہ وہ یہ سارے کام بھی کرتا ہے پھر اسمبلی کا بزنس بھی کرتا ہے، پھر قانون سازی میں بھی حصہ لیتا ہے، نہ اس کے پاس سٹاف ہے، نہ اس کے پاس گاڑی ہے، نہ اس کے پاس پیٹرول ہے، نہ اس کی تنخواہ اتنی ہے کہ وہ اس میں اپنے مہینے کا کام کر سکے اور آپ کو سر، I appreciate honourable Speaker کہ آپ نے کم از کم یہ کر دیا ہے کہ یہاں پر دفاتر اور یہ جو سہولیات ہیں یا ہمارے پاس کیفے ٹیریا ہے، یہ میرا ابھی چھٹا سال ہے اس اسمبلی میں، اور ہمارے ساتھ جو لوگ آتے ہیں تو آپ یقین کریں وہ بیچارے جب باہر بیٹھتے ہیں، پولیس والے یہاں پر ڈیوٹی دیتے ہیں، تو ان بیچاروں کے لئے باہر نہ پانی ہوتا ہے، نہ ان کے لئے کھانے کا کوئی انتظام ہوتا ہے، گھنٹوں ہم یہاں اندر بیٹھے ہوتے ہیں تو سر، میرے کہنے کا مقصد Action well taken ہے، فنانس کے لوگ یہاں پر ہوں گے بھی، اگر نہیں بھی ہوں گے تو میں ان کو یہاں سے ڈائریکشنز بھی دے رہا ہوں اور سر، دوسری بات یہ ہے کہ فنانس منسٹر، تیمور جھگڑا صاحب، پانچ بجے ابھی ہماری میٹنگ شروع ہونے والی تھی، وہ بھی اس میں آئیں گے تو اس ایشو کو بھی وہاں پر بھی اٹھالیں گے اور ان سے کوئی ڈائریکشنز فنانس منسٹری کو دے دیں گے تاکہ یہ جلد آج یا کل، اس کی ریلیز کر دیں، ویسے بھی پیسے جو بیس ارب صوبے کے پاس آ گئے ہیں تو یہ تھوڑے بہت جو اسمبلی کے پیسے ہیں ان کو ریلیز کر دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، یہ جو بات خوشدل خان صاحب نے کی ہے، یہ پی سی ون کا حصہ ہے، یہ جو بلڈنگ بنی ہے اس میں پھر ہم نے کچھ Alteration کی کیفے ٹیریا، ٹینڈر ہو گیا ہے آپ کی اسمبلی میں

موجود ہے، وہ کام کر رہے ہیں، یہاں پر فرنیچر نہ ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں ہو رہا اور اس طرح تمام پالیمنٹری لیڈرز کے آفسز ہم نے بنا دیئے ہیں، فرنیچر نہیں ہے، ہمیں صرف ایک کروڑ دس لاکھ روپے چاہیئے اور یہ کوئی It's not a big amount اور بار بار فنانس سیکرٹری سے میری بھی بات ہوئی تو آپ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، اگر میں تھوڑا سا سر، مجھے یہ اماؤنٹ تو پتہ نہیں تھا، جو اماؤنٹ آپ نے بتائی ہے، تو میں ایشورنس دیتا ہوں کہ یہ پیسے ریلیز ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کل، جیب سے دے دیں تو بس۔۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ تو کوئی اتنی بڑی اماؤنٹ بھی نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: ہمیں کل آپ نے یہ ایشورنس دینی ہے کہ یہ اماؤنٹ ریلیز ہو تاکہ ممبرز جو ہیں Facilitate ہو سکیں۔ ریزولیوشنز ہیں جی، وہ لے لیتے ہیں۔ جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، جو ادارہ ہے یہ ہاؤس پورے صوبے کو Represent کرتا ہے اور جتنے معزز ممبران ہیں وہ الیکٹ ہو کر آئے ہیں، وہ اپنے اپنے علاقوں سے لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور پھر جناب سپیکر، آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، اس ہاؤس کا ہر ایک ممبر چاہے وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہے یا گورنمنٹ پارٹی سے تعلق رکھتا ہے، اس کی عزت کا، اس کی پریولیج کا، ساری چیزوں کا خیال آپ نے کرنا ہے، یہ آپ کی ذمہ داری بھی بنتی ہے۔ آج بڑے اہم ایشو پر بات ہو رہی تھی، لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی تھی لیکن اس دوران، میں تقریباً دو بجے پہنچا اور میں نے آئی جی پی صاحب سے رابطہ کیا، مجھے ان سے ملنا تھا کیونکہ عوامی مسائل ہوتے ہیں معاملات ہوتے ہیں، یہاں پر میں نے بحث میں جو حصہ نہیں لیا، مجھے یہاں میسج ملا، میرے ساتھ جو میرا پی ایس ہے، اس نے کہا کہ آئی جی صاحب کہتے ہیں کہ آپ آ جائیں، تقریباً چار بجکر بیس منٹ پر میں وہاں گیا اور چار بجکر بیس منٹ سے لے کر پونے پانچ بجے تک میں وہاں بیٹھا رہا اور ان کا جو سٹاف آفیسر عبدالصمد خان تھا، انہوں نے مجھے Recieve کیا اور میں بیٹھا رہا، اس کے بعد یعنی پونے پانچ بجے چونکہ پانچ بجے یہاں پر میں نے میٹنگ بھی رکھی تھی، میں نے ان کے سٹاف آفیسر کو کہا بھی تھا کہ ہماری ایک میٹنگ بھی ہے اور مجھے زیادہ ٹائم بھی نہیں لینا لیکن اس کے بعد میں اٹھ کر واپس آ گیا اور میں نے ان کو کہا کہ جو مجھے یہاں بلایا گیا تھا، اگر ٹائم نہیں تھا تو مجھے نہ بلاتے، میں بغیر ٹائم لئے ہوئے ان کے پاس نہیں گیا تھا، پہلے اطلاع دے کر ٹائم لے کر اور مجھے انہوں نے یہاں

کال کر کے بلایا ہے اور اس کے بعد میں گیا ہوں لیکن پھر آئی جی صاحب مجھے نہیں ملے، میں سمجھتا ہوں یہ ایک بہت بڑی زیادتی ہے، نہ صرف میرے ساتھ بلکہ اس ہاؤس کے ساتھ بھی زیادتی ہے اور بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر Public representative کے ساتھ ان کا یہ رویہ ہے، آج بڑی بحث ہوئی ہو گی، میں یہاں موجود نہیں تھا پولیس کے حوالے سے، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بڑی باتیں کی ہوئی ہوں گی لیکن کس کس کی بات پر آپ روئیں، ایک عوامی نمائندے کے ساتھ یہ رویہ رکھا گیا ہے، عام شخص کے ساتھ کیا رویہ ہو گا؟ تو میں بلکہ یہ جو آپ نے رولز بنائے ہیں، یہ جو ایک میرا Privilege breach ہوا ہے اور میں ان شاء اللہ اس کے لئے باضابطہ طور پر موشن موؤ کروں گا، آپ بھی ان شاء اللہ اجازت دیں گے اور اسی سلسلے میں میں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا تھا، ٹھیک ہے، بڑی مہربانی، چونکہ پریویلج کے لئے، میں ان شاء اللہ اس مسئلے کو میں لے آؤں گا لیکن آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا کہ یہ Recently ابھی یہ واقعہ ہوا ہے، میرا ٹائم بھی ضائع ہوا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہمیں افسوس ہوا ہے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جناب سپیکر، میں آج کی بحث میں حصہ بھی نہیں لے سکا اور اس کے بعد وہاں پر جو رویہ، جناب سپیکر آپ کو پتہ ہے کہ میں، 1985 سے الیکٹ ہو کر آ تا رہا ہوں، یہاں اس ہاؤس میں میرا خیال ہے ہم تین ممبران ہیں جن میں درانی صاحب، ظفر صاحب، سب سے پرانے یعنی الیکٹڈ لوگ ہیں، الحمد للہ ہم نے کئی اسمبلیاں دیکھی ہیں، قومی اسمبلی بھی دیکھی ہے اور وہاں پر بھی کبھی ایسا رویہ میں نے نہیں دیکھا اور یہ پہلی دفعہ واقعہ ہوا ہے، مجھے افسوس ہوا ہے اور کوئی ایک بھی ممبر جائے، ایک عام شہری بھی جائے، اس کا حق ہے کہ اس کو ٹائم دیا جائے اور جو الیکٹڈ آدمی ہے اور ممبر ہے اس ہاؤس کا اور پھر اس کے ساتھ صوبے کے آئی جی کا یہ رویہ، انتہائی افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے، جس کی ہم توقع نہیں رکھتے، بہت ساری توجہ، مطلب یہاں کی روایات مختلف ہیں، ہمارے صوبے کی روایات مختلف ہیں، یہاں کی پولیس اور میں ایک پارٹی کا پارلیمانی لیڈر بھی ہوں، اس وقت ہماری تعداد کم ہے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہمارا کوئی استحقاق نہیں بنتا، کوئی عزت نہیں؟ آیا یہ اپوزیشن کے ساتھ یہ رویہ ہے، آیا سب کے ساتھ ہے؟ لیکن جس کے ساتھ بھی ہو، اس پر جس حد تک بھی اس کی مذمت کی جائے، میں سمجھتا ہوں کم ہے، تو میں ان شاء اللہ، آپ کی طرف سے مجھے میسج ملا ہے، میں تو پریولج موشن ان شاء اللہ، لاؤں گا اور مجھے امید ہے کہ اس پر آپ فوری طور پر نوٹس لیں گے، بلکہ میرا خیال ہے، جناب سپیکر، اس کا آپ سختی سے نوٹس لیں

گے، یہاں پر بہت باتیں ہوتی ہیں، بڑے بڑے مسئلے کہتے ہیں، ٹھیک ہے نوٹس بھی بھیج دیں، کوئی اس کا مثبت جواب نہیں آتا۔

جناب سپیکر: میں کل دوٹوک بات آئی جی پی صاحب سے کروں گا اور اگر یہ معاملات درست بھی ہوتے ہیں تو آپ آئی جی پی کے خلاف پریویلج لے آئیں، یہ چیز ہم برداشت نہیں کریں گے، Not at all جو اس ایوان کا Decision ہوگا وہی میرا Decision ہوگا یہ اس Not tolerable لیکن First, let me talk to him and کل دیکھتے ہیں، اگر کچھ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس نگہت اس پہ بات ہو گئی، ایک دو ضروری ریزولیوشنز لے لیتے ہیں، بہرکیف سردار صاحب، ہمیں افسوس ہے، اس کے اوپر دیکھتے ہیں، ہم کیا کرتے ہیں؟ جی نگہت۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے پولیس کی بہت اچھائیاں یہاں بیان کیں، سب کچھ کیا لیکن اس کے باوجود یہ میرے ساتھ Repeat ہو چکا ہے۔ دیکھیں، ہمارے ٹرائبل کا جو ایک سابق آئی جی تھا جناب سپیکر، میرا دس دفعہ یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ میں نے جب انکو کال کی ہے، انہوں نے میرا مسئلہ ٹیلیفون پر حل کیا ہے، یہ جو صاحب ہیں، یہ صاحب نہ تو کسی سے ملتے ہیں، نہ کسی کے ٹیلیفون کا Back جواب دیتے ہیں، یعنی انکو آئے ہوئے کافی دن ہو گئے ہیں، کافی مہینے ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک شاید وہ اس صوبے کی تہذیب وتمدن کو نہیں سمجھ سکے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ پریویلج ان کی طرف سے نہیں ہوگا بلکہ یہ تمام ہاؤس کی طرف سے ہوگا، تمام ہاؤس کے لوگ اس پر سائن کریں گے اور یہ تمام ہاؤس کی طرف سے پیش کیا جائے گا کیونکہ یہ صرف ایک بندے کا پریویلج نہیں ہے، یہ تمام ہاؤس کا پریویلج ہوگا تاکہ انکو پتہ چلے کہ جو بھی ایم پی اے کیساتھ، اس کا استحقاق مجروح کرتا ہے تو اس کو ضرور Punishment ملنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: اس پر میں ایک میٹنگ کر لوں، پھر میں آپ کے نوٹس میں لے آؤں گا، اس کے بعد جو آپ کا فیصلہ ہوا، میں اس کے ساتھ ہوں Rule تو Relax ہیں۔ Ji Ravi Kumar Sahib please. Move your resolution.

قرار دادیں

جناب روی کمار: شکریہ جناب سپیکر، یہ ایک قرارداد ہے، جس کو میں نے موو کیا ہے، اس پر میرا سائن ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایم پی اے سردار حسین بابک صاحب، افتخار مشوانی صاحب، منسٹر ہیلتھ ہشام

انعام اللہ صاحب، عنایت اللہ صاحب، شیر اعظم وزیر صاحب، اکرم خان درانی صاحب اپوزیشن لیڈر، وزیرزادہ صاحب اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب کے سائن ہیں۔ قرارداد ہے:

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ آئے دن مختلف اخبارات میں سرکاری محکموں میں نوکریوں کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں جب خاکروب کی پوسٹ کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے تو اس کے سامنے مذہب کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مثلاً مسیح، ہندو برادری وغیرہ لکھا جاتا ہے اور مذہبی اقلیتوں کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے جو بہت افسوس کی بات ہے۔ لہذا مذہبی اقلیتوں کے ساتھ غیر منصفانہ اور بدترین امتیازی سلوک بند کیا جائے جبکہ خاکروب کی سیٹ سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ اخبارات میں خاکروب کی پوسٹ کے سامنے مذہب کی نشاندہی نہ کی جائے اور ایسا کرنے والے محکمے کے عملے کو سخت سے سخت اور مثالی سزا دی جائے۔

جناب سپیکر، یہ ایک Mindset بن چکا ہے اس کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے کیونکہ میں ہسٹری کو دوبارہ یہاں پر Repeat نہیں کرنا چاہتا ہوں، ہماری جو مذہبی اقلیتیں ہیں، ان کا پاکستان بنانے میں، پاکستان کی معیشت میں، آرمز فورسز میں، ہر ایک فیلڈ میں اقلیتوں کا بہت زیادہ Role رہا ہے تو اس قسم کی جب ایڈورٹائزمنٹ آتی ہے تو ہمارے لوگ Discrimination کا شکار ہوتے ہیں۔ پہلے 0.5 پرسنٹ کوٹہ تھا جو 100 کے اوپر ایک بھی سیٹ نہیں بنتی تھی، 200 کے اوپر ایک سیٹ بنتی تھی، تو ہمارے لوگ مجبوراً اسی Mindset کی طرف دھکیلے جاتے تھے کہ یہی سیٹ آپ کا حق ہے، آپ یہی Set کریں تو وہ کرتے کرتے، ان کا ایک Mindset بنا دیا گیا ہے اس صوبے میں، جب کوئی بھی سیٹ آتی ہے تو خاکروب کی سیٹ کی طرف ہمارے لوگ دوڑے چلے جاتے ہیں اور اب تو مذہب کی بات بھی یہاں پر آ گئی ہے تو میری صوبائی اسمبلی سے اور آپ سے Specially، یہ ایک Expectation ہے کہ آپ اس پر رولنگ جاری کریں۔ سوشل میڈیا پر Campaign بھی اس پہ چلی ہے، میرے پاس باجوڑ کی ایڈورٹائزمنٹ بھی ہے، اس میں بھی پچھلے دنوں دوبارہ یہ مسیح Word جو ہے لکھا گیا ہے، تو یہ ہماری بہت بڑی تذلیل ہے سر، پچھلے چیف سیکرٹری صاحب سے میں نے میٹنگ بھی کی تھی، اس وقت میں وزیراعلیٰ پرویز خٹک صاحب کا کوآرڈینیٹر تھا، اس کے بعد میں نے ان کو کہا کہ آپ تمام ڈیپارٹمنٹس کو ایک نوٹیفکیشن جاری کریں کہ اس قسم کی حرکات نہ ہوں لیکن اس کے باوجود بھی دس سے بارہ دفعہ یہ حرکت ہو چکی ہے، تو میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ اس پر رولنگ جاری کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

جناب روی کمار: اس پر فوراً تمام اداروں کو نوٹیفکیشن کریں کہ اس قسم کی وہ مذہب کو کم از کم بیچ میں وہ نہ کریں، جی۔

جناب سپیکر: آپ اس۔۔۔۔

وزیر قانون: قرارداد انہوں نے پیش کر دی ہے اگر پاس ہو جائے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: جی۔

جناب سپیکر: اور سردار یوسف صاحب، والی بات پہ کوئی آپ کمنٹس کرنا چاہیں گے؟

وزیر قانون: سر ایسی تو میں آپ سے ایگری کرتا ہوں، چونکہ آپ نے آئی جی صاحب کو بلایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ان سے ادھر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

وزیر قانون: تو بیٹھ کر بات کریں گے لیکن میں یہ کہہ دوں سر، اگر پھر بھی سردار صاحب پریویلج موشن لائیں گے تو کم از کم حکومت اس کو سپورٹ کرے گی، اس رائے کو ہم Full support دیں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Wazir Zada Sahib, MPA, to move his resolution, please.

جناب وزیر زادہ: شکریہ سپیکر صاحب، آج جو قرارداد میں پیش کرنے جا رہا ہوں یقیناً یہ کالاش کے حوالے سے ایک تاریخی قرارداد ہوگی، کالاش کمیونٹی پاکستان کی Indigenous Community ہے جو پوری دنیا میں ایک Indigenous شناخت رکھتی ہیں۔ قرارداد پہ میرے ساتھ ہمارے محترم اپوزیشن لیڈر اکرم خان درانی صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سردار حسین بابک صاحب، شیر اعظم وزیر صاحب اور ہمارے محترم عنایت صاحب نے اس پر سائن کئے ہیں اور لاء منسٹر سلطان صاحب، قرارداد۔

کالاش پاکستان کے صوبے خیبر پختونخوا کے ضلع چترال میں رہنے والے اقلیتی غیر مسلم پاکستانی شہری ہیں۔ کالاش کے لوگ پاکستان کی واحد Indigenous Community ہے جو کہ تقریباً 2500 سالوں سے پاکستان میں آباد ہیں، کالاش کے لوگوں کا مذہب کلاشا کہلاتا ہے اور پاکستان کے آئین میں ڈیکلیئر نہ ہونے کی وجہ سے NADRA کے فارم میں Other کے خانے میں لکھا جاتا ہے جو کہ تقریباً نامعلوم کے برابر ہے جس سے کالاش کے لوگوں کو مسائل کا سامنا ہے۔

لہذا وفاقی حکومت سے سفارش کی جاتی ہے کہ آئین میں ترمیم کر کے کالاش کے لوگوں کو بحیثیت علیحدہ مذہب شامل کیا جائے جو کہ کلاشا مذہب کہلایا جائے گا۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till 01:30 pm of Friday.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 05 اپریل 2019ء دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگیا)